﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد12 | جمعۃ المبارک 11/نومبر2005ء | 8/شوال1426ہجری قمری ۞ 11/نبوت 1384 ہجری شمسی | شمارہ 45

رحمت کا نمونہ

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

’’جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا‘‘۔

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیۃ النار)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے۔

جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے کہ اپنی حالتوں کو درست کریں، توبہ واستغفار کریں اور اپنے دلوں کو پاک وصاف کر کے دعاؤں میں لگ جائیں

4/اپریل1905ء: صبح سوا چھ بجے ایک دفعہ نہایت زور آور حملہ زلزلہ کا ہوا۔ تمام مکانات اور اشیاء ہلنے اور ڈولنے لگ پڑیں۔ لوگ حیران وسراسیمہ ہو کر گھبرانے لگے۔ ایسے وقت میں خدا کے مسیح کا حال دیکھنے کے لائق تھا۔ کیونکہ احادیث میں تو ہم پڑھا ہی کرتے تھے کہ حضرت نبی کریم ﷺ ایسے آسمانی اور زمینی واقعات پر خشیت اللہ کا بڑا اثر اپنے چہرے پر ظاہر فرماتے تھے۔ ذرا سے بادل کے نمودار ہونے پر آپ بے آرام سے ہو جاتے۔ کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر جاتے۔ غرض اس وقت بھی نبی اللہ نے ہر کہ عارف تر است ترساں تر والے مقولہ کو عملی رنگ میں بالکل سچا کر کے دکھایا۔ زلزلہ کے شروع ہوتے ہی آپ بمعہ اہل بیت اور بال بچہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرنے میں شروع ہو گئے اور اپنے ربّ کے آگے سربسجود ہوئے۔ بہت دیر تک قیام، رکوع اور سجدہ میں سارا کنبہ کا کنبہ بمعہ خدام کے گرا رہا اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں وترساں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے تمام مکانات اور جانوں کو گرنے اور تلف ہونے سے محفوظ رکھا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جیسا کہ دوسرے شہروں سے تباہی اور ہلاکت کی خبریں آ رہی ہیں۔ بلکہ ایسے مکانات جن کے پردے صرف ایک ایک اینٹ کے تھے اور کچھ پھٹے ہوئے بھی تھے اور بعض اینٹیں اُکھڑی ہوئی یونہی پڑی تھیں ان میں سے ایک اینٹ بھی نہیں گری۔ چونکہ ہر دس منٹ کے بعد بار بار زلزلہ کا احساس ہوتا تھا اور تمام روز کچھ کچھ زلزلہ محسوس ہوتا رہا۔ اس واسطے حضور اقدس نے برعایت اسباب مناسب سمجھا کہ سہ منزلہ مکان میں رہنے کے بجائے اپنے باغ والے مکان میں ایک دو روز کے واسطے رہائش اختیار کریں۔ اگرچہ اس موقعہ پر کچھ خوف ہم سب کو دیکھنا پڑا تاہم دراصل اس پاک مسیح کے قدموں کے طفیل کوئی امر ہمارے واسطے فائدہ سے خالی نہیں۔ اوّل تو 3/اپریل کی رؤیا اس سے پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھی تھی اور کئی ایک کو سنائی تھیں۔ دوم اشتہار الوصیّت میں جو ایک عظیم الشان پیشگوئی حضرت امام نے ابھی چند روز ہوئے شائع کی تھی کہ ایک شورِ قیامت برپا ہے اور موتا موتی لگی ہوئی ہے اور لوگ چیخ رہے ہیں۔ وہ پوری ہوئی............ اس زلزلہ کی خبر براہین احمدیہ میں بھی دی گئی تھی۔ غرض یہ ایک بڑا نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔ اسی زلزلہ کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ:

’’یہ ایک قیامت ہے۔ جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے۔ جب لوگوں کو بہت امن اور آسودگی حاصل ہو جاتی ہے تو وہ خدا سے اعراض کرتے ہیں یہاں تک کہ خدا کا انکار کر دیتے ہیں۔ اس قسم کا امن ایک خباثت کا پھوڑا ہے۔ یہ قیامت لوگوں کے واسطے عذاب مگر ہمارے واسطے مفید ہے‘‘۔

پھر آپ نے سلطان احمد کو دیکھنے والا رؤیا بیان کیا جو الہامات کے ذیل میں درج کیا گیا ہے۔ اور میاں بشیر احمد اور شریف احمد کے خوابوں کا پھر ذکر کیا۔ اور براہین احمدیہ حصہ پنجم کے چھپنے کا ذکر کیا جس کا نام نصرت الحق ہے اور فرمایا:

’’یہ قیامت ہمارے لئے نصرت الحق ہے۔ ہم صبح یہی مضمون لکھ رہے تھے اور اس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔ ہم یہ الفاظ لکھ ہی رہے تھے اور اس کے پورا ہونے کے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ ایک دفعہ زلزلہ ہوا۔ یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں تین پر اطلاق پاتا ہے۔ اس واسطے خوف ہے کہ طاعون اور زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حملہ کون سا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمانا ہے اور ابھی خدا جانے کیا ہے۔ باہر سے خبریں آئیں گی تو معلوم ہو گا کہ کس قدر تباہی ہوئی ہے۔ ہم نے کل ہی کہا تھا کہ خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے۔ یہ ایک ہلاکت کا نشان ہے۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے کہ اپنی حالتوں کو درست کریں، توبہ واستغفار کریں اور تمام شکوک وشبہات کو دور کر کے اور اپنے دلوں کو پاک وصاف کر کے دعاؤں میں لگ جائیں اور ایسی دعا کریں کہ گویا مر ہی جائیں تا کہ خدا اُن کو اپنے غضب کی ہلاکت کی موت سے بچائے۔ بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تھے تو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کرو۔ اب اس امّت مرحومہ سے وہ حکم تو اٹھایا گیا ہے مگر یہ اس کی بجائے ہے کہ دعا ایسی کرو کہ گویا اپنے آپ کو قتل ہی کر دو۔

یہ الہامات جو پہلے سے شائع ہو چکے ہیں کہ مکذّبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور یہ کہ ایک چونکا دینے والی خبر۔ یہ سب اب پورے ہو گئے ہیں اور دیکھنے والوں کے واسطے کافی سے زیادہ سامان ایمان لانے کے پیدا ہو چکے ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ254-256 جدید ایڈیشن)

7/اپریل1905ء: مختلف مقامات سے نہایت سخت تباہی اور سینکڑوں آدمیوں کے دب جانے اور مر جانے اور ہزاروں مکانات کے گر جانے اور زمینوں کے دھنس جانے کا ذکر ہو رہا تھا۔ بالمقابل اس کے قادیان میں جو امن رہا اس کے متعلق حضرت نے فرمایا کہ:

’’اس میں وہ وحی الٰہی بھی پوری ہوئی جو مدّت ہوئی اخباروں میں شائع ہوئی تھی کہ : ’’امن است در مقام محبت سرائے ما‘‘۔

ان تباہیوں اور شہروں کے دبنے سے وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جس کو گیارہ ماہ ہوئے کہ شائع ہوئی تھی اور گورداسپور میں نازل ہوئی تھی کہ: ’’عَفَتِ الدِّيَارُ مَحِلُّهَا وَ مَقَامُهَا‘‘۔ یعنی سرائیں بھی تباہ ہو گئیں اور اصلی مقامات بُود وباش بھی مٹ گئے اور ان کے نشانات بھی مٹ گئے‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ257۔جدید ایڈیشن)

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

شوّال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔ (مسلم کتاب الصیام۔ باب استحباب صوم ستّة ايّام من شوّال)

شوّال کے یہ روزے نفلی روزے ہیں۔ نفل وہ زائد عبادت ہے جو بندہ خوشی سے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے بجالاتا ہے۔ نفلی روزوں کا بھی بہت ثواب ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے ظاہر ہے۔

حساب کی زبان میں اس کا سرّ یہ ہے کہ ایک نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ دس گنا عطا فرماتا ہے اور رمضان کے قریباً تیس روزوں کے ساتھ شوال کے چھ روزے شامل کئے جائیں تو 36 روزوں کا ثواب 360 دنوں کے برابر بنتا ہے جو قریباً ایک سال کا عرصہ ہے۔

لیکن اصل حکمت رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ شوال کے نفلی روزوں کی تاکید میں نیکی کا تسلسل ہے اور اس امر کی تربیت ہے کہ رمضان کا مجاہدہ اور اس کی عبادات صرف ایک مہینہ تک محدود نہ رہیں بلکہ سارے سال پر پھیل جائیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد ذیل میں پیش ہے جو آپؓ نے خطبہ عیدالفطر 29 رمئی 1922ء کو قادیان میں فرمایا جس میں شوال کے روزوں کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے ان کے روزے رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ اسی طرح اس میں یہ ذکر ہے کہ جو شوال کے پہلے ہفتہ میں مسلسل چھ روزے نہ رکھ سکے وہ شوال کے مہینہ میں وقفہ ڈال کر بھی چھ روزے رکھ سکتا ہے۔ آپؓ نے خطبہ عیدالفطر میں فرمایا:

"رمضان ختم ہوگیا۔ آنحضرت ﷺ کا طریق تھا کہ شوال کے مہینہ میں عید کا دن گزرنے کے بعد چھ روزے رکھتے تھے۔ **اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے۔**

ایک دفعہ حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام مراد ہیں۔ ناقل) نے اس کا اہتمام کیا تھا کہ تمام قادیان میں عید کے بعد چھ دن تک رمضان ہی کی طرح اہتمام تھا۔ آخر میں چونکہ حضرت صاحب کی عمر زیادہ ہوگئی تھی اور بیمار بھی رہتے تھے اس لئے دو تین سال بعد آپؑ نے روزے نہیں رکھے۔

جن لوگوں کو علم نہ ہو وہ سن لیں اور جو غفلت میں ہوں وہ ہوشیار ہو جائیں کہ سوائے ان کے جو بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں چھ روزے رکھیں۔ اگر مسلسل نہ رکھ سکیں تو وقفہ ڈال کر بھی رکھ سکتے ہیں"۔

(خطبہ عیدالفطر 29رمئی 1922ء قادیان۔ خطبات محمود جلد اول صفحہ 71۔مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن)

اس سلسلہ میں ایک سوال یہ کیا جاتا ہے کہ:

"اگر کسی کے رمضان کے کچھ روزے رہ گئے ہوں اور وہ شوّال کے چھ روزے رکھ لے تو کیا شوّال کے چھ روزے رمضان کے روزے شمار ہوں گے؟"۔

اس کا جواب جو حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب (مرحوم) مفتی سلسلہ احمدیہ عالیہ احمدیہ نے 28رستمبر 1977ء کو دیا وہ درج ذیل ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ: "اس کا تعلق نیت سے ہے۔ اگر نیت یہ ہے کہ یہ روزہ رمضان کے روزہ کی قضا کا ہے تو ایسا ہی محسوب ہوگا۔ اور نفل کی نیت ہے تو نفل روزہ ہوگا۔ اس صورت میں رہے ہوئے روزے بعد میں رکھے گا"۔

(رجسٹر فتاویٰ نمبر 7صفحہ 267۔ زیر نمبر 70/28-09077)

یہ بھی واضح ہو کہ کوئی ایسی حدیث نہیں مل سکی جس میں یہ ذکر ہو کہ جس شخص کے رمضان کے کچھ روزے چھوٹ گئے ہوں وہ جب تک رمضان کے بعد اپنے چھٹے ہوئے فرض روزے پورے نہ کرلے اس وقت تک اسے نفلی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

اس کے برعکس احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امہات المومنینؓ رمضان کے چھٹے ہوئے روزے اگلا رمضان آنے سے پہلے ماہ شعبان میں رکھا کرتی تھیں۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

"ماہ رمضان کے رہ جانے والے روزے مَیں اگلا رمضان آنے سے پہلے ماہ شعبان میں رکھا کرتی تھی"۔

(بخاری کتاب الصوم ۔باب متی یقضی قضاء رمضان)

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت درج ہے کہ:

"امہات المومنینؓ رمضان کے چھٹ جانے والے روزے ماہ شعبان میں رکھا کرتی تھیں"۔

(مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان)

چنانچہ اس سوال کے جواب میں کہ:

"اگر کسی شخص کے ماہ رمضان کے چند روزے رہ گئے ہوں تو عیدالفطر کے بعد کیا وہ ماہ شوال کے پہلے ہفتہ کے چھ نفلی روزے رکھ سکتا ہے۔ یا اسے پہلے رمضان کے رہ جانے والے روزے پورے کرنے چاہئیں"۔

مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مذکورہ امور کی بنا پر زیر ریفرنس 42/09-11-03 حسب ذیل فتویٰ دیا:

"ماہ رمضان کے چھٹے ہوئے روزوں کی تعداد پوری کرنے کے لئے اگلے رمضان تک کی مہلت موجود ہے۔ اس لئے یہ انسان کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ چاہے تو ماہ شوال کے ابتدائی چھ ایام کے نفلی روزے رکھے اور پھر دوران سال جب چاہے روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اور چاہے تو ماہ شوال کے ابتدائی چھ ایام کے نفلی روزوں کی بجائے ان ایام میں اپنے فرض روزے پورے کرے۔ اس کا دارومدار انسان کی نیت پر ہے۔ شریعت میں مجھے کوئی ایسی پابندی کا ثبوت نہیں مل سکا کہ پہلے فرض روزے پورے کئے جائیں اور پھر نفلی روزے رکھے جائیں"۔

دارالافتاء سلسلہ احمدیہ کا یہ فتویٰ اور اس سلسلہ میں ان کے دلائل (جن میں سے بعض کا مختصر ذکر اوپر کیا گیا ہے) پر مشتمل رپورٹ جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش ہوئی تو حضور ایدہ اللہ نے مکرم مفتی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ کے نام اپنے خط محررہ 08-02-05 میں تحریر فرمایا:

"آپ کا خط 124-L/20-12-04 ملا۔ شوال کے چھ روزوں کے متعلق آپ کا فتویٰ ٹھیک ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد سے جو آپ نے نتیجہ اخذ کیا ہے وہی ٹھیک ہے۔ آپ کا ارشاد شوال کے روزوں پر زور دینے کے لئے ہے نہ کہ فرض روزوں کے پورے کرنے کی اہمیت کے بارہ میں۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کے فتویٰ سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ شوال کے روزے پہلے رکھے جاسکتے ہیں اور فرض روزے بعد میں۔ اس ضمن میں احادیث بھی واضح ہیں۔ ان کی روشنی میں فتویٰ دیا جاسکتا ہے"۔

مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں احباب کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ شوال کے نفلی روزوں کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں اور آنحضرت ﷺ کی اس پاکیزہ سنّت کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ قرب اور اس کی رضا کو حاصل کرنے کی خاص طور پر سعی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

❁❁❁❁❁

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

شہیدان مونگ رسول

"درد کی دہلیز" کے عنوان سے جناب امر جلیل کا ایک فکرانگیز شذرہ:

8راکتوبر کے تقریباً تمام اخباروں کے پہلے صفحے پر دس قادیانیوں کے قتل اور پندرہ بیس کے زخمی ہونے کی خبر تھی۔ وہ لوگ 7راکتوبر کی صبح عبادت کررہے تھے (ان کا دعویٰ ہے کہ نماز پڑھ رہے تھے) کہ قاتلوں نے خودکار ہتھیاروں سے ان پر فائرنگ کردی۔

کیوں؟ آخر کیوں؟ ان کا قصور کیا تھا؟

اس طرح کے واقعات نے مجھے مجذوبیت کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ ایسے گندے ماحول کو چھوڑ چھاڑ کر جنگل بیابانوں کی طرف نکل جاؤں اور پھر کبھی لوٹ کر واپس نہ آؤں۔ پچھلے کئی برسوں سے مَیں نے لوگوں سے اور لوگوں نے مجھ سے ملنا جلنا چھوڑ دیا ہے۔ مَیں تن تنہا بھٹکتا رہتا ہوں۔ چپے چپے پر کہانیاں سنتا رہتا ہوں، کہانیاں دیکھتا رہتا ہوں اور کہانیاں لکھتا رہتا ہوں۔

ارے بھائی! جو کام محمد علی جناح نہ کرسکے، لیاقت علی خان نہ کرسکے، سپریم کورٹ کے جج صاحبان نہ کرسکے، وہ کام ذوالفقار علی بھٹو کے ہاتھوں کروادیا گیا۔ کیا آپ کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ قادیانیوں کو کافر قرار دلوادیا۔ وہ اب ملک میں اقلیت ہیں۔ چلو یہی سہی مگر آپ اب تک ان کو قتل کرنے سے باز نہیں آتے؟ آپ کیا ان کو بندگی کے حق سے بھی محروم کرنا چاہتے ہیں؟ وہ اگر کعبہ کی طرف رخ کرکے بندگی کرتے ہیں تو آپ چراغ پا کیوں ہوتے ہیں؟ آپ آپے سے کیوں نکل جاتے ہیں؟ آپ کا خون کیوں کھولنے لگتا ہے؟ سب جہانوں کا خالق صرف ربّ المسلمین نہیں ہے، وہ ربّ العالمین ہے۔

عالم میں موجود چرند اور پرند سے لےکر آدم اور حیوان تک جو کچھ موجود ہے اور موجود تھا ان سب کا وہ ربّ ہے۔ صرف آپ کا اور میرا ربّ نہیں ہے۔ کوئی قوم، کوئی قبیلہ، کوئی نسل، خالق حقیقی پر اپنی اجارہ داری قائم نہیں کرسکتا۔ وہ کل کائنات کا خالق ہے۔ کیا ہندوؤں کا خالق کوئی اور ہے؟ سب کا خالق اور مالک وہ ایک ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

انسان کا اپنے ربّ سے، اپنے خالق سے ذاتی نوعیت کا رشتہ ہوتا ہے۔ بہت ہی ذاتی نوعیت کا۔ وہ بندگی کے علاوہ اپنے ربّ سے باتیں کرتا ہے، گلہ کرتا ہے، شکایتیں کرتا ہے، اعتراف کرتا ہے، اس کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ کبھی روکر، کبھی ہنس کر اپنی عاشقی کا اظہار کرتا ہے۔ کبھی اس سے دُور اور کبھی بہت ہی قریب ہوجاتا ہے۔ اس قدر قریب کہ اس رشتے کو صوفیوں نے وحدۃ الوجود کا نام دے دیا ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے جب سپریم کورٹ کو پس پشت ڈال کر قادیانیوں کو قومی اسمبلی سے کافر قرار دلوادیا تھا۔ تب کسی درویش صفت شخص نے کہا تھا، ذوالفقار علی بھٹو نے بندے اور اس کے ربّ کے درمیان معاملات میں دخل دیا ہے۔ اللہ خیر کرے!۔

.... اور پھر ذوالفقار علی بھٹو کو اسی دنیا میں عبرتناک سزا ملی۔ یہ اتفاق تھا یا اور کچھ لیکن جو کچھ تھا وہ بہت ہی ڈراؤنا تھا۔ رونگٹے کھڑے کردینے والا تھا۔ کسی کو قتل کئے بغیر ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی کے تختے پر دم توڑنا پڑا تھا۔

اخبار میرے ہاتھ میں تھا۔ اسلام آباد سے کسی نے فون پر کہا "اسلام آباد میں ابھی ابھی بہت بڑا زلزلہ آیا ہے"۔ جب سے پہاڑوں پر زلزلہ آیا ہے، اپنے دیسی ٹی وی چینل لگاتار تباہی، بربادی اور خانماں خرابی کے مناظر دکھا رہے ہیں۔ جہاں جایئے، جہاں بیٹھئے، جہاں اٹھئے زلزلے کی تباہ کاریوں کی باتیں ہورہی ہیں۔ ہمدردیاں جتائی جارہی ہیں۔ اس دوران ایک جملہ مجھے ہر جگہ سنائی دیتا رہا ہے۔ "یہ ہمارے اعمال کی سزا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے!"۔

(روزنامہ خیبر۔ 19راکتوبر 2005ء)

❁❁❁❁❁❁

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرماکر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

برڈ فلو (BIRD FLU)

(ڈاکٹر شمیم احمد۔ لندن)

برڈ فلو یا پرندوں کا انفلوئنزا متعدّی امراض کی ایک قسم ہے جو پرندوں میں وائرس کے ذریعہ بہت تیزی سے پھیل جاتا ہے۔ متعدّی امراض وہ امراض ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کو چھوت چھات اور میل جول کے نتیجہ میں لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض متعدّی امراض جراثیم کے ذریعہ اور بعض وائرس کے ذریعہ پھیلتے ہیں۔ وائرس چھوٹے سے چھوٹے جراثیم کے مقابلہ میں بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے اور عام خوردبین سے بھی نہیں دیکھا جاسکتا۔ جراثیم کے مقابلہ میں وائرس کی بناوٹ بہت سادہ ہوتی ہے۔ وائرس پروٹین کے ایک خول سے بنا ہوتا ہے جس کے اندر DNA یا RNA موجود ہوتا ہے جو کہ جینیاتی مواد ہے جس پر اس کی زندگی کا انحصار ہوتا ہے اور اسی کی وجہ سے اس میں بیماری پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ وائرس بذاتِ خود زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا اور جب تک یہ کسی دوسرے خلیہ میں داخل نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی افزائش نہیں ہوسکتی۔ جیسے ہی یہ کسی انسانی یا حیوانی خلیات میں داخل ہو جاتا ہے تو پھر بڑی تیزی کے ساتھ بڑھنا شروع کر دیتا ہے اور ان خلیات کے نارمل عمل کو ختم کر کے بے کار بنا دیتا ہے جس کے نتیجہ میں بیماری کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

برڈ فلو ایک متعدّی مرض ہے جو ایسے وائرس سے پیدا ہوتا ہے جو عمومی طور پر پرندوں میں انفیکشن پیدا کرتا ہے۔ یاد رہے کہ مرغیاں اور بطخیں بھی پرندوں کی قسمیں ہیں۔ یہ وائرس بعض دفعہ سور کو بھی متاثر کرسکتا ہے۔ برڈ فلو کا وائرس عام طور پر کسی پرندے کو بھی متاثر کرسکتا ہے مگر اس کا زیادہ تر شکار پولٹری والے پرندے یعنی مرغیاں اور بطخیں ہوتی ہیں۔ جب چند پرندوں میں یہ بیماری پیدا ہو جائے تو بڑی سرعت کے ساتھ باقی ماندہ پرندوں میں پھیل جاتی ہے۔ پرندوں میں یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے۔ پہلی قسم میں بیماری اتنی شدید نہیں ہوتی اور اس کا اثر صرف یہ ہوتا ہے کہ پرندوں کے بال جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں یا انڈے دینے میں کمی ہو جاتی ہے۔ دوسری قسم کی بیماری پرندوں پر بڑی شدت کے ساتھ حملہ کرتی ہے اور اکثر اس وائرس کے حملہ کے نتیجہ میں ایک دن کے اندر ہی سو فیصدی پرندے ہلاک ہو جاتے ہیں اور بڑی سرعت کے ساتھ آس پاس کے علاقوں کے پرندوں میں بیماری پھیل جاتی ہے۔ پرندوں میں اس قسم کی بیماری پہلی دفعہ 1878ء میں اٹلی میں دیکھی گئی تھی۔

انسانوں پر اثر

برڈ فلو کے وائرس کی کم از کم پندرہ اقسام ہیں جو وقتاً فوقتاً دنیا کے مختلف حصوں میں پرندوں میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں جس وائرس کی وجہ سے برڈ فلو پھیلا ہے اس کا نام سائنس دانوں نے H5N1 وائرس رکھا ہے۔ یہ سب سے زیادہ خطرناک وائرس ہے جو پرندوں میں بڑی تیزی کے ساتھ فلو پیدا کر کے اسے سب میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اکثر پرندے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ باقی اقسام کے مقابلہ میں H5N1 وائرس اس لئے بھی خطرناک سمجھا گیا ہے کہ یہ انسانوں پر بھی حملہ کر کے انہیں شدید بیمار کرسکتا ہے جس سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ یہ وائرس بے حد متلوّن مزاج ہے اور بڑی آسانی کے ساتھ اپنی حالت میں تغیر پیدا کرسکتا ہے اور ایک سے دوسرے پرندے پر حملہ آور ہوسکتا ہے۔ خوفناک بات یہ ہے کہ اگر یہ وائرس انسانی جسم میں داخل ہو جائے، بالخصوص ایسے انسان میں جس میں پہلے ہی انسانی انفلوئنزا کا وائرس حملہ کر چکا ہو تو دونوں وائرس مل کر ایک نئے وائرس کی صورت میں تبدیل ہوسکتے ہیں۔ پھر یہ نیا وائرس انسانوں میں منتقل ہونا شروع کر دے گا۔ چونکہ یہ ایک نیا وائرس ہوگا اس لئے انسانی جسم کا نظامِ مدافعت اس نئے وائرس کو شناخت کر کے اس کا قلع قمع نہیں کر سکے گا اس لئے قوتِ مدافعت کی کمی کی وجہ سے بیماری کا حملہ بڑی شدت کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ ایک سے دوسرے کو پھیلتے پھیلتے یہ بیماری ایک عالمگیر وباء کی خوفناک صورت اختیار کرسکتی ہے جیسا کہ 1918ء۔1919ء میں ایک نئے قسم کے وائرس نے ساری دنیا میں تباہی پھیلا دی تھی اور تقریباً چالیس سے پچاس ملین لوگ انفلوئنزا کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے تھے۔ موجودہ دور میں دنیا بھر میں آمدو رفت کے زیادہ وسائل ہونے کے نتیجہ میں اس وائرس کے پھیلنے کے امکانات پہلے سے بہت زیادہ ہیں۔ اسی طرح شہروں کی گنجان آبادیوں میں بھی وائرس کے پھیلنے کے امکانات بڑے خوفناک نتائج پیدا کرسکتے ہیں۔

گزشتہ سو سال میں تین مرتبہ انفلوئنزا نے دنیا بھر میں تباہی پھیلائی جس کے نتیجہ میں کروڑوں انسان ہلاک ہوئے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ایک اور ہمہ گیر وبا کے پھیلنے کے امکانات ہیں جس میں زیادہ تر نقصان ترقی پذیر ممالک میں ہوگا، جہاں پہلے ہی غذایت کی کمی، کم معیاری صحت اور علاج معالجہ کے وسائل قریباً ناپید ہیں۔ ان کا ندازہ ہے ترقی یافتہ ممالک میں کم از کم کروڑوں انسان بیمار ہوں گے اور دس سے پندرہ لاکھ کو ہسپتالوں میں داخل ہونا پڑے گا اور پانچ لاکھ کے قریب موت کا شکار ہو جائیں گے۔

برڈ فلو کا اثر صحت کے علاوہ اقتصادیات پر بھی مرتب ہوتا ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں پولٹری میں بیماری پھیلنے کی وجہ سے یا تو وہ تباہ ہو جاتی ہے یا وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے لاکھوں مرغیوں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اقتصادی حالات پر بہت برا اثر پڑتا ہے کیونکہ کئی لوگوں کے کاروبار برباد ہو جاتے ہیں خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں جہاں یہ آمدنی اور خوراک کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ 1983ء۔1984ء میں امریکہ میں جب امریکہ میں برڈ فلو پھیلا تھا تو اس وقت مختلف پولٹری فارموں سے تقریباً ڈیڑھ کروڑ پرندوں کو ہلاک کرنا پڑا تھا جن کی قیمت تقریباً 65 ملین ڈالر بنتی تھی۔ جب ایک ملک میں یہ وبا پھیل جائے تو اس پر قابو پانا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر 1992 میں جب میکسیکو میں پرندوں میں یہ وبا پھیلی ہے تو اس پر قابو پانے میں تین سال لگ گئے تھے۔

برڈ فلو کی تاریخ

برڈ فلو پہلی دفعہ 1878ء میں اٹلی میں پرندوں میں پایا گیا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے یہ امریکہ اور میکسیکو میں بھی پرندوں میں تباہی پھیلا چکا ہے۔ موجودہ وائرس H5N1 کے ذریعہ پہلی دفعہ برڈ فلو 1997ء میں ہانگ کانگ میں ظاہر ہوا جس نے انسانوں کو بھی متاثر کیا۔ اُس وقت 18 انسان اس فلو سے متاثر ہو چکے تھے جن میں سے چھ جانبر نہ ہوسکے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ پرندوں کے وائرس نے براہ راست انسانوں کو متاثر کیا ہو۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ وائرس پرندوں سے انسانوں میں داخل ہوا مگر انسان سے انسان میں داخل ہونے کے شواہد نہیں ملتے۔ اس وائرس پر قابو پانے کے لئے تقریباً پندرہ لاکھ مرغیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔

1999ء میں ایک اور وائرس H9N2 نے ہانگ کانگ میں دو بچوں کو متاثر کیا مگر ان کی جان بچ گئی۔ اُس وقت بھی یہی خیال تھا کہ یہ وائرس پرندوں سے انسانوں میں منتقل ہوا ہے۔ 1998ء۔1999ء میں چین میں بھی اس وائرس نے انسانوں پر حملہ کیا۔ 2003ء میں ہانگ کانگ میں پھر دو مریض پائے گئے جو چین کے سفر کے دوران اس بیماری کا شکار ہوئے۔ اُن میں سے ایک کی موت واقع ہوگئی مگر ایک خوش نصیب بچ نکلا۔

2003ء میں ہالینڈ میں پولٹری میں کام کرنے والے 80 آدمی اس بیماری سے متاثر ہوئے مگر اُن کی بیماری اتنی شدید نہ تھی اور صرف ایک آدمی ہلاک ہوا۔

2003ء میں ہانگ کانگ میں پھر ایک بچہ اس وائرس سے متاثر ہوا۔ تائیوان اور تھائی لینڈ میں بھی برڈ فلو کا بہت زور رہا ہے۔

ابھی حال ہی میں کمبوڈیا، ویت نام اور یورپ کے چند ممالک میں بھی اس وائرس کے آثار پرندوں میں پائے گئے ہیں۔ پاکستان میں بھی برڈ فلو پایا گیا ہے۔ کینیڈا اور روس میں بھی برڈ فلو ظاہر ہوا ہے۔ ایک روسی نے تو یہ بھی اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ یہ ایک امریکی سازش ہے کہ روس کی معیشت پر اثر پڑے اور وہ مجبور ہو کر امریکہ سے مرغیاں درآمد کرے۔

ابھی حال ہی میں یعنی اکتوبر 2005ء میں انگلستان میں بھی ایک طوطا، جو کہ قارینطینہ میں تھا، اس بیماری سے ہلاک ہوگیا ہے۔ اس میں H5 والا وائرس پایا گیا ہے۔

برڈ فلو کا پرندوں میں پھیلاؤ

یہ بیماری ایک پولٹری فارم سے دوسرے فارم میں بہت آسانی سے پھیل جاتی ہے، مرغیوں کی بیٹ میں بے شمار وائرس ہوتے ہیں جو زمین سے ہوا میں منتقل ہو کر پرندوں میں پھیلتے رہتے ہیں۔ جب پرندے سانس لیتے ہیں تو یہ وائرس ان کے جسم میں داخل ہو کر بیماری کا حملہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح پولٹری فارموں کی گاڑیوں، مختلف آلات اور جوتوں کے ذریعہ بھی یہ وائرس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ وہ مقامات جہاں مرغیوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے وہاں بھی اس وائرس کے پھیلنے کے بہت امکانات ہوتے ہیں۔

اسی طرح جنگلی پرندے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ موسموں کے لحاظ سے منتقل ہوتے رہتے ہیں یہ وائرس اپنے ساتھ لے کر ایک ملک سے دوسرے ملک میں پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔ جنگلی مرغابیاں اور بطخیں اپنے ساتھ یہ وائرس دور دراز کے مقامات تک پہنچا دیتی ہیں۔ ایسے وائرس پالتو پرندوں کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک ملک سے دوسرے ملک میں پولٹری کی سپلائی کا کاروبار بھی اس وائرس کے پھیلاؤ کا سبب بنتا ہے۔

برڈ فلو کے پھیلاؤ پر کنٹرول

برڈ فلو کے پھیلاؤ پر کنٹرول کا ایک ہی طریق ہے کہ جس جگہ یہ بیماری ظاہر ہو وہاں کی ساری پولٹری کو فوری طور پر تلف کر دیا جائے اور ان کے اجسام کو مناسب اقدام کے تحت ٹھکانے لگایا جائے۔ اس کے علاوہ پولٹری کی خرید و فروخت اور نقل و حرکت پر سختی سے کنٹرول کیا جانا چاہئے تاکہ بیماری ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ منتقل ہو سکے۔ اس کے علاوہ فارموں میں، مرغیوں کے پنجروں، گاڑیوں اور جوتوں میں موجود وائرس کو جراثیم کش ادویات سے ہلاک کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔

بعض ممالک مثلاً جاپان اور کوریا نے بڑی کامیابی سے برڈ فلو پر قابو پا لیا تھا کیونکہ انہوں نے بڑی سرعت کے ساتھ تمام پولٹری کو ہلاک کر کے اور دوسرے ذرائع کو اختیار کر کے اس مشکل سے نجات حاصل کر لی تھی۔ جاپان اور کوریا میں جن ورکرز نے پولٹری کو تلف کیا تھا ان میں سے کوئی بھی اس بیماری کا شکار نہیں ہوا تھا۔ دوسرے ممالک میں کنٹرول پر کافی مشکلات پیش آسکتی ہیں خاص طور پر ان ممالک میں جہاں دور دراز علاقوں میں پولٹری فارم ہیں اور وسائل آمدو رفت محدود ہیں یا لوگ تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ بین الاقوامی ادارے مختلف ممالک کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں کہ کس طرح کامیابی سے برڈ فلو پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

انسانوں کے لئے خطرہ

دنیا کے مختلف ممالک میں جو برڈ فلو ظاہر ہو رہا ہے وہ سائنس دانوں کے لئے بے حد تشویش کا باعث بن رہا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ H5N1 وائرس میں ایک تو بیماری پیدا کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے اور دوسرے اس بات کا بھی ثبوت مل رہا ہے کہ یہ وائرس پرندوں کے علاوہ انسانوں میں بھی انفلوئنزا پیدا کرسکتا ہے۔ یہ بات انسانوں کے لئے بہت بڑے خطرے کی حامل ہے۔ اس بات کا امکان موجود ہے کہ اگر یہ وائرس انسانی فلو وائرس کے ساتھ مل جائے تو ان دونوں کے اتصال سے ایک بہت خطرناک قسم کا وائرس پیدا ہوسکتا ہے جو ایک انسان سے براہ راست دوسرے انسان میں منتقل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہوگا۔ اس طرح کے وائرس سے دنیا بھر میں خوفناک وبا کے پھیلنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ ایک اور تشویش ناک بات یہ بھی ہے کہ ہر سال فلو سے بچاؤ کے لئے جو ٹیکے تیار کئے جاتے ہیں وہ اس نئے قسم کے وائرس سے بچاؤ نہیں کرسکیں گے۔

اس وقت تک دنیا بھر میں جو ریسرچ ہوئی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برڈ فلو کے وائرس نے بہت کم انسانوں میں بیماری پیدا کی ہے اور اب تک جن انسانوں میں یہ بیماری ظاہر ہوئی ہے ان کی اکثریت اُن لوگوں کی ہے جو جو برڈ فلو سے متاثرہ علاقوں میں رہ رہے تھے یا اُن کا رابطہ ایسے پرندوں کے ساتھ تھا جو برڈ فلو کا شکار ہو چکے تھے۔ اس قسم کی انفیکشن پہلی دفعہ ہانگ کانگ میں 1997ء میں ظاہر ہوئی تھی۔ ابھی تک اس بات کے شواہد

نہیں ملے کہ یہ وائرس ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوا ہو لیکن اگر خدانخواستہ ایسا ہو گیا تو یہ بہت بڑی تباہی کا موجب ہوگا۔

H5N1 کے علاوہ برڈ فلو وائرس کی دیگر اقسام سے بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ ابھی حال میں ہی پاکستان میں جو برڈ فلو ظاہر ہوا ہے وہ H7 اور H9 قسم کے وائرس سے کی وجہ سے ظاہر ہوا ہے جو اتنے خطرناک نہیں۔ مشکل یہ ہے کہ کوئی حتماً نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ کیا ہوگا۔ اگر کوئی وائرس اپنی ہیئت بدل لے تو وہ ایک خطرناک وائرس کی صورت میں تبدیل ہو سکتا ہے اور اگر کوئی وائرس انسانوں میں منتقل ہونے کی صلاحیت حاصل کر لے تو وہ بے حد خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ ان خوفناک نتائج سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ جہاں جہاں برڈ فلو ظاہر ہو وہاں تمام پولٹری کو فوری طور پر تلف کر دیا جائے اور اس کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دی جائے۔

انسانوں میں برڈ فلو کی علامات

برڈ فلو انسانوں میں مختلف علامات کے ساتھ ظاہر ہو سکتا ہے جن میں گلے کی خراش، کھانسی، نزلہ زکام، بخار اور جسم میں دردیں وغیرہ شامل ہیں۔ بعض مریضوں میں ان علامات کے ساتھ آنکھوں میں انفیکشن بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ کچھ مریضوں میں سانس کی تکلیف اور نمونیہ بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں بعض دفعہ ایسی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے جو بالآخر جان لیوا ثابت ہو سکتی ہیں۔

برڈ فلو کا علاج

اس وقت چار قسم کی ادویات موجود ہیں جو وائرس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی انفیکشن کے علاج کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں سے دو برڈ فلو کے لئے مفید ہیں۔ اگر خدانخواستہ برڈ فلو کی خوفناک وبا پھیل گئی تو عین ممکن ہے کہ ان ادویات کا سٹاک ختم ہو جائے۔

اس وقت برڈ فلو کے خلاف کوئی ویکسین موجود نہیں مگر سائنس دان دن رات ایسی ویکسین تیار کرنے میں مصروف ہیں جس کے استعمال سے برڈ فلو سے بچاؤ کی صورت پیدا ہو سکے۔

اس بیماری سے بچاؤ کے لئے عمومی صفائی کا بہت خیال رکھا جانا چاہئے، خاص طور پر ہاتھوں کی صفائی کا کیونکہ اکثر وائرس اور جراثیم ہاتھوں کے ذریعہ منتقل ہوتے ہیں۔ ہاتھوں کے لئے ایسے محلول دستیاب ہیں جن کا استعمال بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ ماسک کا استعمال اور ربڑ کے دستانے بھی انفیکشن سے کسی حد تک بچاؤ کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان پر رحم فرمائے اور انہیں ہر قسم کے عذابوں سے محفوظ رکھے آمین۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

جماعت احمدیہ بلجیم کے 13ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

رپورٹ : نصیر احمد قریشی نائب افسر جلسہ گاہ

امسال بلجیم کے تیرہویں جلسہ سالانہ کے لئے 12 تا 14 اگست کی تاریخوں کا انتخاب کیا گیا۔

امسال افسر جلسہ سالانہ مکرم میاں اعجاز احمد صاحب، افسر جلسہ گاہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور افسر خدمت خلق مکرم این۔اے۔شمیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مقرر ہوئے۔

پہلا دن بروز جمعۃ المبارک

پروگرام کے مطابق جلسہ کا آغاز 12 اگست بروز جمعۃ المبارک کو ہوا۔ مکرم مربی صاحب نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سے متعلق مختلف امور کو بیان کیا جن کی بدولت جلسہ میں احبابِ جماعت کی حاضری، ماحول کی صفائی اور انتظامات میں بہتری ہو سکتی تھی اور احبابِ جماعت کے سامنے حضرت مسیح موعودؑ کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعاؤں کا بھی ذکر کیا۔

جمعہ اور نماز عصر کے بعد سب احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ لندن سے براہ راست سنا۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی چار بج کر پچیس منٹ پر تقریب پرچم کشائی سے شروع ہوئی۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے "صد سالہ خلافت جوبلی اور اس کے تقاضے" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ دوسری تقریر مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ نے کی جس کا موضوع تھا "خلافت کی اہمیت"۔ یہ اجلاس ساڑھے چھ بجے اختتام پذیر ہوا۔ پہلے دن مردوں کی حاضری 410 تھی، خواتین کی 169، ناصرات الاحمدیہ کی 62، بچے 55 اور بیرون ملک سے تشریف لانے والے مہمانوں کی تعداد 20 تھی۔ اس طرح پہلے دن کی ٹوٹل حاضری 716 تھی۔ الحمدللہ

دوسرا دن بروز ہفتہ

ہفتہ کو باجماعت نماز تہجد پڑھنے کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں دوست کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ نماز فجر کے بعد مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ ہالینڈ نے درس دیا۔

اجلاس دوم

مورخہ 13 اگست 2005 بروز ہفتہ دوسرے اجلاس کی کارروائی صبح گیارہ بجے شروع ہوئی۔ صدارت کے لئے مکرم شیخ عطاربی صاحب صدر مجلس انصاراللہ کو دعوت دی گئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب ہاشمی نے "تحریک وقف عارضی اور تعلیم القرآن" اور خاکسار نصیر احمد قریشی نیشنل سیکرٹری وقفِ نَو نے "وقف نو اور والدین کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اجلاس سوم

تیسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ ہالینڈ کی صدارت میں ساڑھے تین بجے تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم وسیم احمد صاحب نے کی۔ اِس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم خالد احمد صاحب کی تھی جس کا موضوع تھا "سیرت حضرت عثمان بن عفان"۔ دوسری تقریر مکرم منیر احمد صاحب بھٹی صدر جماعت ایوپن کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ"۔

مجلس سوال و جواب

آٹھ بجے شام احباب جماعت کے ساتھ سوال و جواب کی ایک مجلس منعقد کی گئی۔ احباب و خواتین کے سوالات کے جوابات مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس مربی سلسلہ جرمنی، مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ ہالینڈ اور مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ بلجیم نے دیئے۔

تیسرا دن بروز اتوار

حسب معمول اتوار کے دن کا آغاز بھی تہجد سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر جلال محمد شمس صاحب نے پڑھائی۔ بعد نماز فجر آپ ہی نے درس دیا۔ جس میں آپ نے جماعت کو اطاعت خلافت اور نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

چوتھا اجلاس

صبح ساڑھے دس بجے اجلاس کا آغاز ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ جرمنی نے ادا کئے۔ اِس اجلاس میں پہلی تقریر مکرم اعجاز احمد صاحب نے کی جس کا موضوع تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات" اور دوسری تقریر مکرم عتیق الرحمان سیٹھی کی تھی جس کا موضوع تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جوابات"۔

تبلیغی میٹنگ فلامش

مورخہ 13 اگست ساڑھے پانچ بجے فلامش زبان بولنے اور سمجھنے والے احباب کے ساتھ تبلیغی اجلاس ہوا شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم مربی صاحب نے مہمانوں کے سامنے مختصراً جماعت کا تعارف بیان کیا جس کا فلیمش ترجمہ مکرم ٹوم احمد نے پیش کیا۔ اس کے بعد مہمانوں کو سوالات کی دعوت دی گئی۔

یہ پروگرام دو گھنٹے جاری رہا بعد ازاں ان احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں مندرجہ ذیل جماعتوں سے مہمان شریک ہوئے۔

برسلز 23، انٹورپن 2، سنترا ودن 1، ہاسلٹ 7، برسلز 3 1، بیرنگن 1۔ جبکہ 2 مہمان خود تشریف لائے تھے۔ کل تعداد 19 رہی۔

تبلیغی میٹنگ فرنچ

فرنچ بولنے والے مہمانوں کے لئے تبلیغی میٹنگ بروز اتوار 14 اگست دوپہر 12 بجے شروع ہوئی جس میں 27 غیر از جماعت افراد نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور ان کا فرنچ ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد مکرم مربی صاحب نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اسکے بعد مہمانوں کو سوالات کی دعوت دی گئی۔ مہمانوں نے مختلف سوالات پوچھے جن کے مربی صاحب نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس پروگرام میں کچھ فلیمش زبان بولنے والے احباب بھی شریک ہوئے جن کے لئے الگ سے ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام تقریباً 2 بجے تک جاری رہا۔ پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔

اس پروگرام میں جن جماعتوں سے جو مہمان شریک ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

برسلز 16، انٹورپن 7، مینن 1، لیئیج 1۔ اِس کے علاوہ دو مہمان خود تشریف لائے۔ یوں اِس پروگرام میں مہمانوں کی کل تعداد 27 رہی۔

تبلیغی مجالس میں درج ذیل مسائل کے بارے میں سوالات کئے گئے:

وفات مسیح، ختم نبوت، کیتھولک مذہب اور اسلام میں فرق، عورت و مرد کا اکٹھے بیٹھنا، مذاہب اور علماء کے اجماع کے نزدیک جماعت احمدیہ کا مقام، تہتر فرقوں والی حدیث، اسلام کے دوسرے فرقوں سے جماعت احمدیہ کا الگ ہونا۔ "احمدیت" کا نام رکھنے کی حکمت، امام مہدی کی آمد کے بعد قیامت کا آنا۔ اور مسیح موعودؑ کے معجزات کے متعلق سوالات کئے گئے۔

مکرم نعیم احمد صاحب شاہین صدر جماعت بیرنگن نے ڈاکٹر محمد جلال شمس مربی سلسلہ جرمنی اور ترک احمدی معلم مکرم عثمان احمد صاحب سے بیرنگن کے ایک ترک امام اور دو ترک دوستوں کو ملایا اور ان تینوں کے سامنے جماعت احمدیہ کے عقائد پیش کئے گئے۔ یوں مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے دوران 49 افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ مستورات

مستورات کی جلسہ گاہ میں نیز لجنہ ہال میں بھی جہاں مستورات بچوں کے ساتھ تشریف رکھتی تھیں تینوں دن کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست ریلے ہوتی رہی۔

مستورات کا اپنا اجلاس دوسرے دن بروز ہفتہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے کی۔

افتتاحی تقریر محترمہ فوزیہ شاہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بلجیم نے کی۔ تقریر کا موضوع تھا "جماعت احمدیہ کا مالی نظام"۔ پھر محترمہ قانتہ شاہین صاحبہ نے "نظام وصیت" پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترمہ حرا انور صاحبہ نے درثمین سے نظم پیش کی۔ آخر میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے تقریر کی جس کا عنوان تھا۔ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسانِ کامل" تقریر کے اختتام پر انہوں نے دعا کروائی۔

اختتامی اجلاس

بروز اتوار ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بلجیم کی صدارت میں اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآنِ کریم سے شروع ہوئی۔

نظم کے بعد اِس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ بلجیم نے "نظام وصیت اور موصیان کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی تھی۔ آپ نے ترکی میں اپنی اسیری کی داستان سنائی۔ اِس کے بعد مکرم امیر صاحب بلجیم نے اظہار تشکر کے طور پر کچھ کہا اور دعا کے ساتھ بلجیم جماعت کا تیرہواں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اختتام پذیر ہوا۔

امسال بھی گزشتہ سالوں کی طرح فوڈ سٹال، بک سٹال اور خدام الاحمدیہ کا سٹال لگایا گیا۔

اِس جلسہ کی کل حاضری 1015 رہی۔ کینیڈا، جرمنی، ہالینڈ، ناروے اور UK سے مہمان بھی شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے والے اور حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کرنے والے سب احباب کو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کا ادب یہی ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھا جائے۔

قرآن کریم کی تلاوت کرو، اس کے مطالب پر غور کرو، اس کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ

(قرآن مجید ،احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر تدبّر وتفکّر اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے متعلق نہایت اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 21/اکتوبر 2005ء(21/اخاء 1384ہجری شمسی)بمقام مسجد بیت الفتوح لندن(برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ- اُوْلٰٓئِکَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ- وَمَنْ يَّكْفُرْبِهٖ فَاُوْلٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ ۔(سورۃ البقرہ:122)

آجکل ماشاء اللہ جہاں رمضان کی وجہ سے مسجدوں میں درسوں کے سننے اور پھر اس کا مختصر ترجمہ اور تفسیر یا اہم مقامات کی وضاحت سننے کا موقع میسر ہوتا ہے جس سے بڑے شوق کے ساتھ بہت سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر نماز تراویح میں قرآن کریم کا دور مکمل ہو رہا ہوتا ہے اور خاصی تعداد اس سے بھی فائدہ اٹھاتی ہے، وہاں گھروں میں بھی قرآن کریم پڑھنے، اس کی تلاوت کرنے اور بعض کو اس کا ترجمہ پڑھنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ عموماً ماشاء اللہ! اکثر احمدی گھروں میں رمضان میں قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف خاص توجہ ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ تو رمضان کی وجہ سے اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی مومن عمومی کوشش کرتا ہے۔

دوسرے قرآن کریم کو جیسا کہ ہم جانتے ہیں رمضان سے ایک خاص نسبت ہے۔ اس کا نزول اس مہینے میں شروع ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے حضور مناجات کو خدا تعالیٰ نے سنا اور اپنی رحمت کے دروازے کھولے اور دنیا کو گند اور شرک میں پڑا ہوا دیکھ کر بے چین اور بیزار ہونے والے وجود کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے آخری شرعی کتاب دے کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اور پھر 23 سال کے لمبے عرصہ تک یہ شریعت اترتی رہی اور جبریل آپؐ کے پاس ہر رمضان میں اس وقت تک کے نازل شدہ قرآن کا ایک دَور مکمل کرواتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے سال (جس سال آپؐ کا وصال ہوا) اس سال کا جو رمضان تھا، اس سال میں جبکہ شریعت مکمل اور کامل ہو چکی تھی جبریل نے دو دفعہ قرآن کریم ختم کروایا۔ پس یہ سنّت ہے جس کو مومن جاری رکھتے ہیں۔ اور کم از کم ایک یا دو دفعہ رمضان میں قرآن کریم کا دور مکمل کرتے ہیں، ختم کرتے ہیں، پڑھتے ہیں۔ اور جن کو توفیق ہو وہ دو دفعہ سے زیادہ بھی پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن اتنی جلدی بھی نہیں پڑھنا چاہئے کہ سمجھ ہی نہ آئے کہ کیا پڑھ رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ جو اہل زبان تھے، عرب تھے ان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم عرصے میں قرآن کریم کو ختم کیا اس نے قرآن کریم کا کچھ بھی نہیں سمجھا۔(ترمذی ابواب القرأت باب ما جاء انزل القرآن علی سبعۃ احرف)

ایک روایت میں سات دن کا بھی ذکر آتا ہے۔ تو صحابہؓ کی بھی جو اپنی استعداد تھی اس کے مطابق آپؐ حکم دیا کرتے تھے، ارشاد فرمایا کرتے تھے، نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ بہرحال بنیادی مقصد یہی ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو، اس کے مطالب پر غور کرو، اس کی تعلیمات پر غور کرو۔ ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔ اگر اس طرح قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر رہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ صحابہ نے اس نکتے کو خوب سمجھا کہ قرآن کریم کو کس طرح پڑھنا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی تلاوت کا حق ادا کرنے کی گواہی دی۔ جیسا کہ اس آیت میں جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی، وہ اس کی ایسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو درحقیقت اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

تو یہ تھے وہ لوگ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت قدسی اور اس کتاب کے ذریعہ سے نہ صرف انسان بنایا بلکہ عبادت گزار اور باخدا انسان بنایا۔ یہ تلاوت کا حق وہ کس طرح ادا کیا کرتے تھے؟۔ کیا صرف پڑھ لینے سے ہی حق ادا ہو جاتا ہے؟۔ نہیں، بلکہ اس کے بھی کچھ لوازمات ہیں۔ اس کے لئے بھی کچھ شرطیں ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ جس طرح رمضان میں آجکل ہم میں سے ہر کوئی صبح جلدی اٹھتا ہے اور نفل ادا کرتا ہے پھر روزہ رکھنے کے لئے سحری کھاتا ہے، اور پھر نماز کے لئے جاتا ہے۔ اگر سحری اور نفل کے درمیان میں وقت ہو تو پھر بعض دفعہ بعض لوگ اُس وقت میں قرآن کریم کی تلاوت بھی کر لیتے ہیں۔ نوافل میں قرآن کریم جتنا یاد ہو وہ پڑھا جاتا ہے۔ اور پھر نماز کے بعد بھی ہر گھر میں قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے۔ عموماً کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہر گھر میں تلاوت ہو رہی ہو۔ کیونکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے جس سے روحانیت میں زیادہ ترقی ہوتی ہے۔ اس وقت ایک خاص ماحول ہوتا ہے۔ اس طریق کو ہمیں جاری رکھنا چاہئے۔ رمضان کے بعد بھی، روزے تو رمضان کے بعد نہیں رکھنے ہوں گے لیکن نفل ہیں، نماز ہے، قرآن کریم کی تلاوت ہے، وقت پہ صبح اٹھنا چاہئے اور یہ کام ضرور کرنے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فجر کے وقت کی تلاوت کی اہمیت بیان فرمائی ہے کہ ﴿وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ﴾ اور قرآن اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دو۔ اور پھر فرمایا ﴿اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:79) کہ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ پس یہ صبح کے وقت کی تلاوتیں ہر مومن کے لئے گواہ بن رہی ہوں گی۔ لیکن کیا صرف پڑھ لینا ہی کافی ہے۔ ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے اور ہمارے حق میں گواہی دینے کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں بلکہ جو تلاوت کی ہے اس کا سمجھنا بھی ضروری ہے۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا مَیں نے ضمناً پہلے بھی ذکر کیا تھا لیکن تفصیلی حدیث یہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت ایک ماہ میں مکمل کیا کرو۔(بخاری کتاب فضائل القرآن باب فی کم یقرأ القرآن)

تا کہ آہستہ آہستہ جب پڑھو گے، غور کرو گے، سمجھو گے تو گہرائی میں جا کر اس کے مختلف معانی تم پر ظاہر ہوں گے۔ لیکن جب انہوں نے کہا کہ میرے پاس وقت بھی ہے اور اس بات کی استعداد بھی رکھتا ہوں کہ زیادہ پڑھ سکوں تو آپؐ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے پھر ایک ہفتہ میں ایک دور مکمل کر لیا کرو اس سے زیادہ نہیں۔ تو آپؐ صحابہؓ کو سمجھانا چاہتے تھے کہ صرف تلاوت کر لینا، پڑھ لینا کافی نہیں ہے۔ انسان جلدی جلدی پڑھنا شروع کرے تو دس گیارہ گھنٹے میں پورا قرآن پڑھ سکتا ہے لیکن اس میں سمجھ خاک بھی نہیں آئے گی۔ بعض تراویح پڑھنے والے حفاظ اتنا تیز پڑھتے ہیں کہ سمجھ ہی نہیں آتی کہ کیا الفاظ پڑھ رہے ہیں۔ جماعت میں تو میرے خیال میں اتنا تیز پڑھنے والا شاید کوئی نہ ہو لیکن غیر از جماعت کی مساجد میں تو 18-20 منٹ میں یا زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں ایک پارہ بھی پڑھ لیتے ہیں اور دس گیارہ رکعت نفل

بھی پڑھ لیتے ہیں۔تو اتنی جلدی کیا خاک سمجھ آتی ہوگی؟ تلاوت کرنے کی بھی ہر ایک کی اپنی استعداد ہوتی ہے اور انداز ہوتا ہے۔کوئی واضح الفاظ کے ساتھ زیادہ جلدی بھی پڑھ سکتا ہے۔کچھ زیادہ آرام سے پڑھتے ہیں لیکن ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ تلاوت سمجھ کر کرو۔قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ (المزّمّل:4) کہ قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کرو۔اب جس نے 18-20 منٹ میں یا آدھے گھنٹے میں نماز پڑھانی ہے اور قرآن کریم کا ایک پارہ بھی ختم کرنا ہے،اس نے کیا سمجھنا ہے اور کیا نکھارنا ہے۔

ایک دفعہ میں وقف عارضی پر کسی کے ساتھ گیا ہوا تھا۔تو ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم تلاوت سے فارغ ہوئے تو وہ مجھے کہنے لگے کہ میاں تم سے مجھے ایسی امید نہیں تھی۔میں سمجھا پتہ نہیں مجھ سے کیا غلطی ہوگئی۔میں نے پوچھا ہوا کیا ہے۔کہنے لگے کہ مَیں دو تین دن سے دیکھ رہا ہوں کہ تم تلاوت کرتے ہو تو بڑی ٹھہر ٹھہر کے تلاوت کرتے ہو۔اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اٹکتے ہو تمہیں ٹھیک طرح قرآن کریم شریف پڑھنا نہیں آتا۔تو میں نے ان کو کہا کہ اٹکتا نہیں ہوں بلکہ مجھے اسی طرح عادت پڑی ہوئی ہے۔ہر ایک کا اپنا اپنا طریق ہوتا ہے۔اس حدیث کا حوالہ تو نہیں پتہ تھا۔قرآن کی یہ آیت میرے ذہن میں نہیں آئی۔لیکن مَیں نے کہا مجھے تیز پڑھنا بھی آتا ہے بے شک تیز پڑھنے کا مقابلہ کر لیں لیکن بہرحال جس میں مجھے مزا آتا ہے اسی طرح میں پڑھتا ہوں،تلاوت کرتا ہوں۔تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بعض لوگ اپنی علمیت دکھانے کے لئے بھی سمجھتے ہیں کہ تیز پڑھنا بڑا ضروری ہے حالانکہ اللہ اور اللہ کے رسول کہہ رہے ہیں کہ سمجھ کے پڑھو تا کہ تمہیں سمجھ بھی آئے اور یہی مستحسن ہے۔اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہر ایک کی اپنی اپنی استعداد ہے۔ہر ایک کی اپنی سمجھنے کی رفتار اور اخذ کرنے کی قوت بھی ہے تو اس کے مطابق بہرحال ہونا چاہئے اور سمجھ کر قرآن کریم کی تلاوت ہونی چاہئے۔قرآن کریم کا ادب بھی یہی ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھا جائے۔اگر اچھی طرح ترجمہ آتا بھی ہو تب بھی سمجھ کر،ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کا حق ادا کرتے ہوئے پڑھنا چاہئے تا کہ ذہن اس حسین تعلیم سے مزید روشن ہو۔پھر جب انسان سمجھ لے،ہر ایک کا اپنا علم ہے اور استعداد ہے جس کے مطابق وہ سمجھ رہا ہوتا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا لیکن قرآن کریم کا فہم حاصل کر کے اس کو بڑھانا بھی مومن کا کام ہے۔ایک جگہ ہی یہ تعلیم محدود نہیں ہو جاتی۔تو جتنی بھی سمجھ ہے،بعض تو بڑے واضح احکام ہیں،سمجھنے کے بعد ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔کسی بھی اچھی بات کا یا نصیحت کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے جب وہ نصیحت پڑھ یا سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہو رہی ہوگی۔کیونکہ تلاوت کا ایک مطلب پیروی اور عمل کرنا بھی ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرما دیا ہے کہ یہ قرآن میں نے تمہارے لئے،ہر اس شخص کے لئے جو تمام نیکیوں اور اچھے اعمال کے معیار حاصل کرنا چاہتا ہے اس قرآن کریم میں یہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے تمام اصول اور ضابطے مہیا کر دیئے ہیں۔ہر قسم کے آدمی کے لئے،ہر قسم کی استعداد رکھنے والے کے لئے،اور نہ صرف یہ کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کسی خاص آدمی کے لئے نہیں رکھے ہیں بلکہ ہر طبقے اور ہر معیار کے آدمی کے لئے رکھے ہیں۔اور اس میں ہر آدمی کے لئے نصیحت ہے وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ لے۔فرمایا کہ ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر:18)۔اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے۔پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا۔اب یہ ہمارے پر ہے کہ ہم اس تعلیم کو کس حد تک اپنے اوپر لاگو کرتے ہیں اور اس کی تعلیمات سے نصیحت پکڑتے ہیں۔

پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس رمضان میں اس نصیحت سے پُر کلام کو،جیسا کہ ہمیں اس کے زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے،اپنی زندگیوں پر لاگو بھی کریں۔اس کے ہر حکم پر جس کے کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کریں۔اور جن باتوں کی مناہی کی گئی ہے،جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے رکیں،ان سے بچیں،اور کبھی بھی ان لوگوں میں سے نہ بنیں جن کے بارے میں خود قرآن کریم میں ذکر ہے۔فرمایا کہ ﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا﴾ (الفرقان :31) اور رسول کہے گا اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔

یہ زمانہ اب وہی ہے جب اور بھی بہت ساری دلچسپیوں کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔پڑھنے والی کتابیں بھی اور بہت سی آ چکی ہیں۔اور بہت ساری دلچسپیوں کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔انٹرنیٹ وغیرہ ہیں جن پر ساری ساری رات یا سارا سارا دن بیٹھے رہتے ہیں۔اس طرح ہے کہ نشے کی حالت ہے اور اس طرح کی اَور بھی دلچسپیاں ہیں۔خیالات اور نظریات اور فلسفے بہت سے پیدا ہو چکے ہیں۔جو انسان کو مذہب سے دور لے جانے والے ہیں اور مسلمان بھی اس کی لپیٹ میں ہیں۔دنیا میں سارا معاشرہ ہی ایک ہو چکا ہے۔قرآنی تعلیم کو پس پشت ڈال کر اپنی مرضی کی تعلیمات پر ہر جگہ عمل ہو رہا ہے۔یہی زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔اسی زمانے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ قرآن کو متروک چھوڑ دیا ہے۔تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی اس متروک شدہ تعلیم کو دنیا میں دوبارہ رائج کرنا ہے اور آپؑ نے یہ رائج کرنا تھا بھی اور آپؑ نے یہ رائج کر کے دکھایا بھی ہے۔آج ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے،ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآنی تعلیم پر نہ صرف عمل کرنے والا ہو،اپنے پر لاگو کرنے والا ہو بلکہ آگے بھی پھیلائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھائے۔اور کبھی بھی یہ آیت جو مَیں نے اوپر پڑھی ہے کسی احمدی کو اپنی لپیٹ میں نہ لے۔ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فقرہ ہمارے ذہن میں ہونا چاہئے کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ہم ہمیشہ قرآن کے ہر حکم اور ہر لفظ کو عزت دینے والے ہوں۔اور عزت اس وقت ہوگی جب ہم اس پر عمل کر رہے ہوں گے۔اور جب ہم اس طرح کر رہے ہوں گے تو قرآن کریم ہمیں ہر پریشانی سے نجات دلانے والا اور ہمارے لئے رحمت کی چھتری ہوگا۔جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾ (بنی اسرائیل:83)۔اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفا ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔

پس ہمیں چاہئے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے تمام اوامر و نواہی کو سامنے رکھیں اور اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔تبھی ہم روحانی اور جسمانی شفا پانے والے بھی ہوں گے اور قرآن کریم ہمارے لئے رحمت کا باعث بھی ہوگا۔اور عمل نہ کرنے والے تو ظالم ہیں اور ان کے لئے سوائے گھاٹے کے اور کچھ ہے ہی نہیں،جیسا کہ قرآن شریف نے فرمایا۔ان کی تو آنکھ ہی اندھی ہے۔ان کو تو قرآن کریم کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔اسلام کے خلاف بہت ساری کتابیں لکھی جاتی ہیں۔بعض گو کہ مسلمان نہیں ہیں،عیسائی ہیں،لیکن بعض دفعہ حق میں بھی باتیں لکھ دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پہ ایک کتاب لکھنے والی ہیں کیرن آرمسٹرانگ۔انہوں نے اپنی کتاب میں کسی کا حوالہ Quote کیا ہے۔کوئی لکھنے والا ہے فیٹر ویلڈن،اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اندھوں کی نشانی بتا دی ہے۔اس نے قرآن کریم سے کیا اخذ کیا؟ سنیں،وہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی بھی قابل توجہ اور سوچنے والی بات نہیں ہے۔پھر کہتا ہے کہ یہ کوئی ایسا کلام نہیں ہے کہ جس پر معاشرہ عقل و شعور سے بنیاد کر سکے۔مفہوم تقریباً یہی بنتا ہے اس کی باتوں کا۔پھر کہتا ہے کہ یہ صرف طاقت اور ہتھیار مہیا کرتا ہے ان لوگوں کو جو ہر اس تصور کو دباتے ہیں جو ان کے خیال سے مطابقت رکھنے والا نہ ہو۔اور پھر آگے اسی طرح لکھتا ہے کہ اس کا نفس مضمون محدود ہے اور سوچوں کو محدود کرنے والا ہے۔تو قرآن نے تو پہلے ہی دعویٰ کر دیا ہے ایسے لوگوں کے بارے میں اور ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے ہدایت پانی ہے کہ یہ تو ہدایت ان کو دیتا ہے جن کے دل میں کوئی نیکی ہو یا نیکی کی طرف جانے کا رجحان ہو۔شروع میں فرما دیا کہ ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرة) تو ہر ایک کا جو پہلے مسلمان نہیں بھی ہوا تقویٰ کا ایک معیار ہے کہ چیزوں کو ہر قسم کے تعصب سے پاک ہو کے دیکھے۔یہ بھی ایک تقویٰ کی قسم ہے۔تو یہ تو متقیوں کے لئے جو صاف ذہن رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت ہے۔تو جس نے دیکھنا ہی تعصب کی نظر سے ہے اس کے لئے تو قرآن نے خود ہی کہہ دیا ہے کہ ان کو کبھی ہدایت نہیں دے گا۔بلکہ فرمایا کہ یہ متعصب لوگ جو اسلام کی دشمنی کی باتیں کرتے ہیں یہ تو ظالم لوگ ہیں اور قرآن کریم میں ان کے لئے سوائے گھاٹے کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔جیسا کہ فرمایا ہے کہ ﴿وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾ کہ وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔پس اب یہ احمدی کا فرض ہے کہ اس زمانے میں قرآن کریم کی تلاوت کو بھی اور اس پر عمل کر کے بھی اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنائیں تا کہ ہر احمدی کے عمل سے ان ظالموں کے منہ خود بخود

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact **Muhammad Sajid Qamar**

Tel: 020 8239 8312 Mobile:07734470783 Fax: 020 8664 1190

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بند ہوتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’ قرآن شریف پر تدبر کرو۔اس میں سب کچھ ہے۔نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔اس کی تعلیم اس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے۔اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو۔اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو‘‘۔(ملفوظات جلد 5صفحہ102جدید ایڈیشن)

اب میں چند احادیث پیش کرتا ہوں جن سے قرآن کریم کے پڑھنے اور ان پر عمل کرنے کی برکات پر مزید روشنی پڑتی ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو اس کے پڑھنے کی وجہ سے ایک نیکی ملے گی اور اس ایک نیکی سے دس اور نیکیاں ملیں گی۔پھر فرمایا: میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔(بخاری کتاب فضائل القرآن)

پھر ایک اور روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: وہ شخص جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور اس میں عبور رکھتا ہے، اچھی طرح پڑھتا ہے، وہ فرمانبردار اور معزز سفر کرنے والوں کے ساتھ ہوگا۔ان کے ساتھ اس کو مقام ملے گا۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن)

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: جس شخص نے دن میں پچاس آیات قرآن کی تلاوت کیں وہ غافل لوگوں میں شمار نہ کیا جائے گا۔

(سنن الدارمی۔کتاب فضائل القرآن)

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ: جس نے ایک رات میں پچاس آیات قرآن کی تلاوت کیں وہ حفاظ قرآن میں شمار ہوگا۔(سنن الدارمی۔کتاب فضائل القرآن)

اور حفاظ قرآن کے درجات کے بارے میں روایت میں یوں ذکر آتا ہے۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حافظ قرآن کو جنت میں داخل ہوتے وقت کہا جائے گا کہ تم قرآن پڑھتے جاؤ اور بلندی کی طرف چڑھتے جاؤ۔پس وہ قرآن کریم پڑھتا جائے گا اور بلندی کی منازل طے کرتا جائے گا۔کیونکہ ہر ایک آیت کے بدلے اس کے لئے ایک درجہ ہوگا۔یہاں تک کہ آخری آیت کے پڑھنے تک جو اسے یاد ہوگی وہ بلندی کی طرف چڑھتا جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب)

پھر قرآن کریم کی گھروں میں باقاعدہ تلاوت کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کیا کرو۔یقیناً وہ گھر جس میں قرآن نہ پڑھا جاتا ہو وہاں خیر کم ہو جاتی ہے۔اور وہاں شر زیادہ ہو جاتا ہے۔اور وہ گھر اپنے رہنے والوں کے لئے تنگ پڑ جاتا ہے۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔اس رمضان میں گھر کے ہر فرد نے جس برکت کو قرآن کریم کی تلاوت کرکے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اس کو جاری رکھیں۔اس برکت سے نہ صرف دین و دنیا سنوار رہے ہوں گے بلکہ شیطان کے حملوں کے خلاف طاقت بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔لیکن یاد رکھیں کہ یہ برکتیں اس وقت حاصل ہو رہی ہوں گی جب اس کو سمجھ کر، اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کر رہے ہوں گے۔ورنہ تو اندھوں والا ہی حال ہوگا جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ برکت حاصل کرنے کے لئے قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور چال چلن کو اس تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

پھر قرآن کریم کی تلاوت کس طرح کرنی چاہئے اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کے حُسن میں اپنی عمدہ آواز کے ساتھ اضافہ کیا کرو۔کیونکہ عمدہ آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے۔(مشکوٰۃ المصابیح۔کتاب فضائل القرآن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: پرستش کی جڑ تلاوت کلام الٰہی ہے۔کیونکہ محبوب کا کلام اگر پڑھا جائے یا سنا جائے تو ضرور سچے محبّ کے لئے محبت انگیز ہوتا ہے اور شورش عشق پیدا کرتا ہے۔(سرمہ چشم آریہ۔روحانی خزائن جلد 2صفحہ283)۔ایک گرمی پیدا ہوتی ہے اور عشق میں توجہ پیدا ہوتی ہے۔پس اگر خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے۔تو اس محبت میں مزید اضافے کے لئے اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ہمیں قرآن کریم کو پڑھنا چاہئے اور سمجھ کر پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے اور یہ بہت ضروری ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، کسی صاحب نے سوال کیا تھا اس کے جواب میں فرمایا کہ:’’ قرآن شریف تدبر و تفکر و غور سے پڑھنا چاہئے‘‘ بڑا غور کرو اس پر۔’’حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارٍ یَلْعَنُهُ الْقُرْاٰنُ۔یعنی بہت ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے۔اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے‘‘۔

(ملفوظات جلد 5صفحہ157جدید ایڈیشن)

تو یہ ہے قرآن کریم پڑھنے کا طریق۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن کریم پڑھا کرو یقیناً وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرے گا۔فرمایا زَهْرَاوَيْنِ دو خوشنما اور حسین پھولوں یعنی سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کی تلاوت کیا کرو۔یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن دو بدلیوں کی مانند ہوں گی یا دو منتہائے مقصود۔ایسی چیزیں جن کو حاصل کرنا ہو۔یا صفت بستہ پرندوں کی دو ٹولیوں کی شکل میں ہوں گی۔اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے دفاع کر رہی ہوں گی، ان کے حق میں بیان کر رہی ہوں گی۔

پھر فرمایا کہ سورۃ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کو اختیار کرنا یا عمل کرنا موجب برکت ہے اور اس کو چھوڑنے میں حسرت۔اور کوئی جھٹلانے والا اسے جھٹلا نہیں سکتا۔یا کوئی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

(مسلم کتاب صلوۃ المسافرین)

تو یہی ہے کہ سورۃ بقرہ اور آل عمران میں جو مضمون ہیں ان کو سمجھو، پڑھو، تلاوت کرو، ان پر عمل کرو تو بہت ساری باتیں اس سے حاصل ہو جاتی ہیں۔اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ باقی قرآن کریم کی تلاوت ضروری نہیں ہے۔اور یہ دو سورتیں ہی ہیں جن کی ہر وقت تلاوت کی جائے۔بلکہ ان کے مضمون کے لحاظ سے اور ان کو سمجھ کر عمل کرنے کے لحاظ سے بات کی گئی ہے۔پھر ان کو یاد کرکے نماز میں، خاص طور پر اپنے نوافل میں پڑھنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی کی رات کو آنکھ کھل گئی تو انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھ رہے ہیں۔تو وہ بھی بڑے شوق سے ساتھ شامل ہو گئے۔کہتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد تھک کے میرا برا حال ہو گیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو پوری سورۃ بقرہ پڑھی پھر شاید دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران پڑھی۔دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنے کا انداز بھی کیسا ہوتا ہوگا۔اس بیچارے نے تو تھکنا ہی تھا۔روایت میں ملتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور سنتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص کیفیت ہو جایا کرتی تھی۔

پھر سورۃ بقرہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قرآن کریم کی چوٹی کا حصہ ہے۔سورۃ بقرہ میں مضامین ہیں۔حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء کا ذکر بھی اس میں موجود ہے۔عبادتوں کے مسائل کا ذکر بھی ہے۔نماز وغیرہ کس طرح پڑھنی ہے۔روزے کس طرح رکھنے ہیں۔اس طرح دوسرے احکامات ہیں۔حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی دعاؤں کا بھی ذکر ہے اس طرح اور بھی مختلف دعائیں سکھائی گئی ہیں۔پھر آل عمران میں بھی مختلف مضامین عیسائیت کے بارے میں بھی اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں وغیرہ کے جنگ بدر کے بارے

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

الفضل انٹرنیشنل کے ہر خریدار کو ایک AFC نمبر دیا جاتا ہے جو آپ کے ایڈریس لیبل کے ساتھ درج ہوتا ہے۔یہ آپ کا خریداری نمبر ہے۔براہ کرم یہ نمبر محفوظ رکھیں اور دفتر سے خط و کتابت اور رابطہ کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

میں اور دوسری جنگوں کے بارے میں۔ تو ان میں یہ مختلف قسم کے مضامین کا خزانہ ہے۔

پھر ایک روایت میں قرآن کریم کے یاد کرنے اور نماز میں پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں اس طرح آتا ہے۔ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’نماز میں قرآن کریم کا پڑھنا افضل ہے، اُس پڑھنے سے جو نماز کے علاوہ پڑھا گیا ہو‘‘۔ جو نماز میں قرآن کریم پڑھا جاتا ہے وہ اس سے زیادہ افضل ہے جو عام حالات میں پڑھا جائے۔ ’’اور نماز کے علاوہ قرآن کریم پڑھنا خدا تعالیٰ کی پاکیزگی اور بڑائی بیان کرنے سے زیادہ افضل ہے‘‘۔ اور جو دوسرے ذکر ہیں ان کی نسبت قرآن کریم کا پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ ’’اور خدا تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا صدقہ کرنے سے زیادہ افضل ہے‘‘۔ یہ جو بہت زیادہ ذکر کرنے والے اور سوچ سمجھ کر کرنے والے ہیں بعض دفعہ صدقے سے بھی زیادہ افضل ہیں۔ ’’اور فرمایا صدقہ کرنا روزے سے زیادہ افضل ہے۔ اور روزہ آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے‘‘۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

تو کتنی فضیلت ہے قرآن کریم کو یاد کرنا اور پھر نماز میں پڑھنا۔ کیونکہ نماز میں ایک خاص کیفیت ہوتی ہے۔ اس لئے تلاوت کرتے وقت ایک ایک لفظ پر مومن زیادہ غور کر رہا ہوتا ہے۔ اور جہاں جہاں انذار ہوں، جہاں جہاں بشارتیں ہوں، ان آیات پر استغفار اور حمد کی توفیق مل رہی ہوتی ہے۔ ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے۔ یہ احساس ہوتا ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں۔ نماز کے بارہ میں یہ آیا ہے کہ نماز یہ سوچ کر پڑھو کہ میں خدا کے سامنے کھڑا ہوں، وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ نماز میں قرآن کریم پڑھنا سب سے افضل ہے۔ دوسرے یہ فائدہ بھی ہے کہ زیادہ سے زیادہ قرآن کریم یاد کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوگی۔ یہ ایک علیحدہ برکت ہے۔ لیکن بہرحال فرمایا کہ ویسے تلاوت کرنا بھی بہت ساری نیکیوں سے زیادہ افضل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’قرآن مجید ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اُس وقت دنیا میں آئی تھی جبکہ بڑے بڑے فساد پھیلے ہوئے تھے۔ اور بہت سی اعتقادی اور عملی غلطیاں رائج ہوگئی تھیں۔ اور قریباً سب کے سب لوگ بداعمالیوں اور بدعقیدگیوں میں گرفتار تھے۔ اس کی طرف اللہ جل شانہ قرآن مجید میں اشارہ فرماتا ہے ﴿ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ یعنی تمام لوگ کیا اہل کتاب اور کیا دوسرے سب کے سب بدعقیدگیوں میں مبتلا تھے اور دنیا میں فساد عظیم برپا تھا۔ غرض ایسے زمانے میں خدا تعالیٰ نے تمام عقائد باطلہ کی تردید کے لئے قرآن مجید جیسی کامل کتاب ہماری ہدایت کے لئے بھیجی جس میں کل مذاہب باطلہ کا ردّ موجود ہے۔ اور خاص طور پر سورۃ فاتحہ میں جو پنج وقتہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اشارہ کے طور پر کل عقائد کا ذکر ہے۔ (الحکم 2/جنوری 1908ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (کشتئ نوح۔روحانی خزائن جلد 19صفحہ 13)

فرمایا: ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر قرآن کریم سے اعراض صوری یا معنوی نہ ہو‘‘ نہ ظاہری طور پر نہ معنوں کے لحاظ سے۔ جو بھی تعلیم دی گئی اس پر عمل ہو ’’تو اللہ تعالیٰ اس میں اور اس کے غیروں میں فرقان رکھ دیتا ہے‘‘، فرق ظاہر کر دیتا ہے۔ ’’اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اس کی قدرتوں کے عجائبات وہ مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کی معرفت بڑھتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کو وہ حواس اور قویٰ دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان چیزوں اور اسرار قدرت کو مشاہدہ کرتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھتے۔ وہ ان باتوں کو سنتا ہے کہ اوروں کو ان کی خبر نہیں‘‘۔ (الحکم 17/اگست 1905ء)

تو دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی قرآن کریم کا سیکھنا، پڑھنا، یاد کرنا ضروری ہے۔

اللہ کرے کہ ہم نے رمضان کے گزشتہ دنوں میں، آج 17 روزے گزر گئے ہیں، قرآن کریم کے پڑھنے سے جو فیض پایا ہے اس سے بڑھ کر رمضان کے جو بقیہ دن تھوڑے سے رہ گئے ہیں ان دنوں میں یہ فیض حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کو پڑھیں، سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم روزانہ اپنا جائزہ لیں اور لیتے رہیں کہ ہر روز ہم نے اس سلسلے میں کیا ترقی کی ہے۔ اور پھر یہ بھی ارادہ کریں کہ رمضان کے آخری دنوں تک جو ہم نے قرآن کریم سے حاصل کیا ہے اس کو اب باقاعدہ اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ یہ تلاوت کی عادت جو ہمیں رمضان میں پڑ گئی ہے اس کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھنا ہے۔ اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش ہم نے رمضان کے بعد بھی عام دنوں میں بھی کرنی ہے۔ اپنے گھروں کی بھی نگرانی کرنی ہے کہ ہمارے بیوی بچے بھی اس طرح عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔ وہ بھی تلاوت کر رہے ہیں یا نہیں جس طرح آج کل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم قرآن کریم کی برکات سے فیض پانے والے ہوں اور ہمیشہ فیض پاتے چلے جائیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

(رپورٹ: عبدالسمیع۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ سویٹزرلینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کا سالانہ اجتماع مورخہ 14-15/مئی 2005ء کو ’’زے باخ زیورخ‘‘ (Seebach-Zurich) میں کامیابی سے منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔ اس مقصد کے لئے کرائے پر ہال حاصل کئے گئے تھے جو بذریعہ کار، بس اور ٹرام وغیرہ آنے والوں کے لئے نہایت موزوں تھے اور نزدیک ہی ایک اسکول کے میدان میں ورزشی مقابلہ جات کیلئے گراؤنڈ میسّر تھا۔ اجتماع سے قبل نومبائعین سے رابطے کئے گئے اور دعوت نامے بھیجے گئے۔ اسی طرح اجتماع کا نصاب جرمن زبان میں تیار کرکے اُن تک پہنچایا گیا۔ اس بات کا خیال رکھا گیا کہ اجتماع نومبائعین کیلئے زیادہ سے زیادہ دلچسپی کا باعث بنے۔ مقابلہ جات میں دو نومبائعین کی نہایت اچھی تیاری تھی اور انہوں نے انعامات بھی حاصل کئے۔

مختلف زبانیں بولنے والوں کیلئے ترجمانی کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان میں جرمن، فرنچ، انگلش اور اٹالین زبانیں شامل تھیں۔

تحریکِ وصیت کے حوالے سے اجتماع کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے خصوصی توجہ دلائی گئی۔ شعبہ اشاعت کی طرف سے بک اسٹال لگایا گیا۔ اس کے علاوہ بازار بھی لگایا جہاں کھانے پینے کی اشیاء مہیا تھیں محترم صدر صاحب نے اعلان فرمایا کہ منافع کی رقم وہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے نئی مسجد کیلئے پیش کریں گے۔ چنانچہ CHF-1170 سوئس فرانک پیش کئے گئے۔

اطفال وخدام کے کُل 30 علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن کے لئے تقریباً 225 انعامات تیار کئے گئے۔ مختلف مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

پہلا دن

اجتماع کے پہلے دن مسجد محمود زیورخ میں نماز تہجد اور نمازِ فجر ادا کی گئیں اور محترم مربی صاحب نے درسِ قرآن دیا۔

صُبح 10:00 بجے اجتماع کا آغاز حسبِ معمول تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے عہد دُہرایا۔ اس کے بعد منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کیا گیا۔ محترم صداقت احمد صاحب (مبلغ سلسلہ) نے افتتاحی خطاب کیا اور دعا کروائی۔

اس کے بعد علمی مقابلہ جات اُردو + جرمن خدام واطفال شروع ہوئے جن میں تلاوت، نظم، دینی معلومات، تقریر اُردو اور اذان شامل تھی۔ وقت اور جگہ کی مناسبت سے اطفال الاحمدیہ کے چند مقابلہ جات علیحدہ ایک دوسرے ہال میں ہوئے۔ خدا کے فضل سے مقابلہ جات میں تقریباً 90% اطفال نے بھرپور تیاری کے ساتھ حصہ لیا۔ اسی طرح خدام نے بھی اچھی اور پہلے سے زیادہ تعداد میں نصاب کے مطابق مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ امسال خدا کے فضل سے خدام اور اطفال نے یہاں کی مقامی زبان میں بھی مقابلہ جات میں حصہ لیا جس میں مقامی لوگ شامل تھے۔ اجلاس کے پہلے حصے کی کارروائی تقریباً 4 گھنٹے جاری رہی جس کے بعد دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہوا اور اس کے بعد نمازِ ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی کے آغاز میں محترم بشیر احمد صاحب طاہر نے تلقین عمل کے تحت وصیت کے مضمون پر تقریر کی۔ یہ پروگرام بھی ساڑھے چار گھنٹے جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس کے آخر پر شام کا کھانا پیش کیا گیا اور رات 21:15 بجے نمازِ مغرب وعشاء ہال میں ادا کی گئیں۔

دوسرا دن

دوسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد، فجر اور درسِ ملفوظات سے ہوا۔ صبح کی سیر کے بعد مسجد محمود زیورخ میں رہائش رکھنے والے خدام کیلئے ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا۔ نئے پروگرام کے مطابق صبح 9:00 بجے ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے خدام صبح سے ہی گراؤنڈ میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ میدانِ عمل میں محترم امیر صاحب اور محترم مربی صاحب بھی تشریف لائے۔ یہ تمام کھیلیں دلچسپی پیدا کرنے کا موجب رہیں اور ہر عمر کے افراد شائقین کے طور پر شامل ہو کر لطف اندوز ہوئے۔ اسی دوران اطفال الاحمدیہ کے بھی ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد بقیہ علمی مقابلہ جات برائے خدام واطفال اسٹیج پر کروائے گئے۔ آخر پر اطفال نے ترانہ اطفال پیش کیا۔

آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے ہوا۔ مقابلہ جات میں اوّل آنے والے خادم مکرم ذیشان بیگ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عہد دُہرایا۔ عہد کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد خاکسار نے مجلس خدام الاحمدیہ سوئیزرلینڈ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد صدر خدام الاحمدیہ (مکرم مظفر کرامت صاحب) نے خطاب فرمایا۔ اُنہوں نے اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے ناظمین کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ نیز نئی مسجد کیلئے رقم کا اعلان فرمایا اور خدام میں خدمت کے جذبہ کی تعریف کی۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے مقابلہ جات میں دوئم اور سوئم قرار پانے والے خدام اور اطفال میں انعامات اور اسناد تقسیم کیں۔ مقابلہ جات میں اوّل آنے والے خدام اور اطفال کو امیر جماعت سوئٹزرلینڈ محترم طارق ولید صاحب تارنستر نے انعامات اور اسناد سے نوازا۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور خوشی کا اظہار فرمایا کہ اجتماع خدا کے فضل سے نہایت کامیاب اور اچھا رہا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اختتامی دعا کروائی۔

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ نائیجر کے

پہلے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: شاکر مسلم ۔ مبلغ سلسلہ نائیجر)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں جلسہ سالانہ کا آغاز کر کے جماعت پر بہت بڑا احسان کیا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 75 افراد سے شروع ہونے والا جلسہ جس کا آغاز ایک چھوٹے سے گاؤں سے ہؤا تھا آج دنیا بھر میں ہو رہا ہے اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بھی لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ الحمدللہ۔

جماعت احمدیہ نائیجر کو بھی امسال یہ سعادت بفضلہٖ تعالیٰ نصیب ہوئی کہ وہ اپنا پہلا تاریخی جلسہ سالانہ منعقد کرے۔ تاریخی اس لحاظ سے کہ اس سے قبل نائیجر میں جلسہ سالانہ کا انعقاد نہیں ہوسکا تھا۔ سال کے شروع میں ہی مکرم اکبر احمد طاہر صاحب مبلغ انچارج نائیجر نے جماعت نائیجر کا جلسہ سالانہ شروع کرنے کا پروگرام بنایا اور جلسہ کی تاریخیں 29-30/اپریل طے پائیں۔

جلسہ کی تیاری کے لئے محترم فخر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا جنہوں نے ایک ماہ قبل ہی جلسہ کیلئے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر تیاری شروع کردی۔ جلسہ کے لئے جو جگہ تجویز کی گئی وہ دارالحکومت نیامی سے 428 کلومیٹر کے فاصلہ پر اندرون ملک مین سڑک پر واقع ہے۔ یہ ایک Rododoau نامی چھوٹا سا گاؤں ہے۔ گزشتہ سال اس چھوٹے سے گاؤں میں 17 گھرانوں کے 64 افراد نے احمدیت قبول کی۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس گاؤں میں جماعت کو چھوٹی سی مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ اس جگہ کا انتخاب اس لئے کیا گیا چونکہ دارالحکومت نیامی نقشہ میں دیکھیں تو ملک کے ایک کونہ میں ہے باقی سارا ملک ایک طرف ہے اس لئے اندرون ملک سے لمبا سفر کر کے لوگوں کا نیامی تک پہنچنا بہت مشکل اور تکلیف دہ امر تھا۔ نیز سفر کے کرائے زیادہ ہیں ایک غریب آدمی اتنا لمبا سفر اور اتنا زیادہ کرایہ دینے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ ان تمام باتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس جگہ کا انتخاب کیا گیا۔

تیاری جلسہ گاہ

جلسہ گاہ کی تیاری کا کام چند دن قبل شروع کردیا گیا۔ گاؤں کے نومبائعین نے بڑے جوش وجذبہ سے جلسہ کی تیاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کام کرتے ہوئے ایک عجیب سی خوشی ان کے چہروں پر نمایاں تھی۔ اس احساس سے فکرمند بھی تھے کہ اندرون ملک و بیرون ملک سے مہمان ان کے چھوٹے سے گاؤں میں تشریف لائیں گے اللہ کرے کہ انتظامات اچھے ہوں تا کہ کسی مہمان کو کوئی پریشانی یا تکلیف نہ ہو۔ بہر حال گاؤں کے نومبائعین نے دن رات محنت کر کے جلسہ کی تیاری مکمل کی۔ گاؤں کی صفائی کی گئی خصوصاً جلسہ گاہ کو اچھی طرح صاف کیا گیا، جھنڈیاں لگائی گئیں راستے بنائے گئے، کھانا پکانے کیلئے علیحدہ جگہ کا انتظام کیا گیا، مہمان عورتوں کی رہائش کیلئے علیحدہ جگہ بنائی گئی۔ چونکہ دیہات میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہوتا ہے اس مسئلہ کے حل کیلئے بچوں کی ایک ٹیم تشکیل دی گئی جو مسلسل پانی بھرتے رہے اور کسی موقع پر بھی پانی کی کمی نہ ہونے دی۔

اپریل کا مہینہ نائیجر میں گرمی کے لحاظ سے گرم ترین مہینہ ہے۔ ہم سب کو یہ فکر لاحق تھی کہ اتنی گرمی میں مہمانوں کا انتظام کیسے ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک دن قبل آندھی اور برسات بھیجی کہ جلسہ کے دونوں دن بہت ہی خوشگوار گزرے۔ دونوں دن تیز ہوا چلتی رہی اور موسم بہت اچھا رہا۔

29/اپریل 2005 بروز جمعۃ المبارک

5 بجے شام محترم امیر صاحب بینن ونائیجر خالد محمود صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا اور اکبر احمد طاہر صاحب مبلغ انچارج نائیجر نے نائیجر کا قومی پرچم لہرایا بعدازاں محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس موقع پر علاقہ برنی کون کے پریفے صاحب بھی حاضر تھے۔

افتتاحی تقریب

افتتاحی تقریب کی صدارت محترم امیر صاحب نے کی۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفان'' کے چند اشعار پڑھے گئے۔ بعد ازاں مکرم اکبر احمد طاہر صاحب مبلغ انچارج نائیجر نے آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ان کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور افتتاحی دعا کروائی۔ افتتاحی دعا کے بعد پروگرام جاری رہا اور ہمارے لوکل مشنری محمد سلیمان صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کے موضوع پر Haussa زبان میں مدلّل تقریر کی۔ اس تقریر کے ساتھ افتتاحی اجلاس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد نمازِ مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ 9:30 بجے مجلس سوال وجواب کا آغاز ہوا جو رات 12 بجے تک جاری رہی۔ سوالوں کے جواب محترم امیر صاحب، محترم ریاض خان صاحب مبلغ سلسلہ برکینا فاسو، محترم فخر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ مارادی نے دیئے۔

30/اپریل 2005 بروز ہفتہ

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہؤا۔ نماز فجر کے بعد درود شریف کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر درس دیا گیا۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کا آغاز 9:15 بجے ہوا۔ اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہؤا۔ تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے پاکیزہ کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے گئے۔ نظم کے بعد سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر محترم صدیقو سلام صاحب ممبر آف نیشنل مجلس عاملہ بینن نے کی. اس تقریر کے بعد محترم فخر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ مارادی نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد نائیجر کے پہلے احمدی خالد عبداللہ صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں محترم ریاض خان صاحب مبلغ سلسلہ برکینا فاسو نے حاضرین سے خطاب کیا اور اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جو کہ شرائط بیعت پر مبنی تھا اختتامی خطاب کے بعد محترم فخر الاسلام صاحب نے نظم ''ہے دستِ قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کے چند اشعار پڑھے۔ آخر پر اکبر احمد طاہر صاحب نے تمام معزز مہمانوں کا جو کہ اندرون ملک وبیرون ملک سے تشریف لائے تھے شکریہ ادا کیا۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہم سب کے حق میں قبول فرمائے جو یہاں جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ (آمین)

اس جلسہ میں علاقہ کے مئیر، چیف، علاقہ کے پریفے، سپرنٹنڈنٹ جیل اور ڈوگراوا کے چیف (یہ 137 دیہات کے چیف ہیں) بنفسِ نفیس شامل ہوئے۔ ڈوگراوا کے چیف نے نماز جمعہ ہمارے ساتھ پڑھی۔

علاوہ ان مہمانوں کے جلسہ میں 35 مقامات سے 534 افراد شامل ہوئے جن میں نومبائعین کی تعداد 122 تھی۔ جلسہ میں دور دراز علاقوں سے لوگ سفر کر کے بسوں اور ٹرکوں پر سوار ہو کر آئے۔ یہ نظارہ قابلِ دید تھا جب Capital نیامی اور اردگرد کے دیہات کے احباب سپیشل بس پر سوار ہو کر جلسہ گاہ پہنچے۔ اسی طرح مارادی اور اردگرد کے دیہات کے احباب سپیشل ٹرک پر سوار ہو کر جلسہ گاہ پہنچے۔ اسی طرح برنی کونی و اردگرد کے دیہات احباب سپیشل گاڑیوں پر تشریف لائے۔ کم وبیش اندرون ملک سے تقریباً 700 کلومیٹر تک کا سفر کر کے بھی احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔ بیرونی ممالک میں سے بینن، برکینا فاسو اور نائیجیریا کے وفود جلسہ میں شامل ہوئے۔

نمائش وبک سٹال

جلسہ کے موقع پر نمائش کا اہتمام جماعتی روایت بن چکا ہے۔ چنانچہ جلسہ کے موقع پر ایک فوٹو نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اس نمائش کی تیاری کا کام مکرم اکبر صاحب نے خاکسار کے ذمہ لگایا تھا جتنا مواد میسّر تھا اس کے مطابق نمائش کی تیاری کی گئی۔ الحمدللہ یہ نمائش بہت پسند کی گئی۔ اس نمائش میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کی تصاویر کے علاوہ، حضور انور کے دورہ مغربی افریقہ کی تصاویر، بعض جماعتی مساجد کی تصاویر اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہام ''ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی'' کے مطابق مختلف ممالک کے جلسوں کی تصاویر اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہام ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' کے مطابق مختلف بادشاہوں کی تصاویر، جماعت احمدیہ نائیجر کی مختلف سرگرمیوں کی تصاویر شامل تھیں۔

نمائش میں ایک بُک سٹال بھی لگایا گیا۔ اس بُک سٹال پر مختلف زبانوں میں شائع شدہ کتب رکھی گئیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ھومیو پیتھی کا سٹال بھی لگایا گیا احباب نے حسبِ ضرورت اس سے استفادہ کیا۔

عشائیہ

مؤرخہ 30 اپریل بروز ہفتہ رات 8:30 بجے مشن ہاؤس برنی کونی میں ایک عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔ اس عشائیہ میں محترم امیر صاحب، مبلغین کرام، مہمان وفود برکینا فاسو و بینن، مقامی احمدی احباب کے علاوہ معززین شہر، گورنر صاحب، سپرنٹنڈنٹ جیل اور ڈوگراوا کے چیف نے شرکت فرمائی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نائیجر کے اس جلسہ کی برکات سے تمام شرکاء کو دائمی حصّہ دے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

راحت علی جیولرز
Now we make 22K gold jewellery on order
For marriages and other functions get your jewellery on competitive rates
All type of jewellery repairing, re-polishing and missing stone.
We do Ear piercing also.
RAHAT ALI JEWELLERS (London)
Contact: Rahat Rana
190 London Road Morden, SM4 5AN
(Opp. Baitul Futuh Mosque)
Tel: 020 8648 0282. Mobile: 07832105995

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

گئے ہیں 155 ہے۔حضور انور نے ایک چرچ کا بھی معائنہ فرمایا۔گائیڈ نے بتایا کہ یہ چرچ ایک ہزار سال پرانا ہے۔ یہ چرچ لکڑی کا بنا ہواہے اور بڑا خوبصورت اور مضبوط ہے اور نقش ونگار نے اس کو مزید خوبصورت بنا دیاہے۔ یہ چرچ Stave Church کہلاتا ہے۔حضورانور اس کے اندرتشریف لے گئے اور گائیڈ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد گائیڈ نے حضور انور کوکئی سو سال پرانا ایک رہائشی مکان دکھایا اور اندر لے جا کر اس مکان کا معائنہ کروایا۔ اور ان لوگوں کے رہن سہن کے بارہ میں مختلف معلومات بہم پہنچائیں۔یہ سارا مکان بھی بڑی مضبوط لکڑی سے بنا ہواہے۔اس میوزیم میں1928ء کا ایک پٹرول اسٹیشن اور 1937 کا ایک پوسٹ آفس بھی رکھا گیا ہے۔

یہ میوزیم 1894ء میں قائم کیا گیا تھا جس میں پندرھویں صدی سے لے کرموجودہ صدی تک کے مختلف گھر، ملک کے مختلف علاقوں سے لا کر رکھے گئے ہیں۔یہ گھر دو دو منزلہ ہیں اور بعض ایک منزل پر مشتمل ہیں۔سونے کے لئے بیڈ(Beds)وغیرہ لکڑی کے ہی ہیں جو عمارت کے ساتھ ہی فکس ہیں اور لکڑی کے ہی بنے ہوئے ہیں۔ان پرنرم گدیلا وغیرہ بچھا لیا کرتے تھے۔اس زمانے کے برتن وغیرہ بھی بعض گھروں میں موجود ہیں۔بعض دوکانوں میں اس زمانے کے قدیم اوزار وغیرہ بھی پڑے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے مختلف راستوں پر چلتے ہوئے اس Open Air میوزیم کے مختلف حصّے دیکھے۔

اس میوزیم کے ایک ریسٹورنٹ میں ریفریشمنٹ وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس میوزیم کے وزٹ سے فارغ ہوکر حضور انور کچھ دیر کے لئے ساحل سمندر پر تشریف لے گئے۔سمندر کا یہ حصہ ایک جزیرہ نما ہے اور Bygdoy کہلاتا ہے۔ یہ علاقہ خوبصورت سیر گاہ ہے۔کچھ دیر کے لئے حضور انور نے یہاں چہل قدمی فرمائی۔اس کے بعد یہاں سے واپسی ہوئی۔ اور پونے تین بجے حضور انور مسجد نور اوسلو تشریف لے آئے۔اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے مکرم سید کمال یوسف صاحب (سابق مبلغ ناروے، سویڈن، ڈنمارک) کے گھر پیدل تشریف لے گئے۔کمال یوسف صاحب کا گھر مسجد نور اوسلو کے قریب ہی ہے۔کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور واپس تشریف لے آئے۔

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

فیملی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔اوسلو کے مختلف حلقوں کی 47 فیملیز کے 180 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

22/ستمبر 2005ء بروز جمعرات:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری امور سرانجام دیئے۔

پانچ بجکر ۲۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی علاقہ میں ایک قریبی پارک Frogner میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔اس سرسبز وشاداب پارک میں پیدل سیر کے لئے مختلف راستے بنے ہوئے ہیں۔قریباً پچاس منٹ کی سیر کے بعد سوا چھ بجے حضور انور واپس تشریف لائے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج اوسلو(Oslo) شہر کے مختلف حلقوں کی ۴۷ فیملیز کے ۱۸۶/افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

23/ستمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر پڑھائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جماعت نے مسجد نور سے ۱۶ کلومیٹر کے فاصلہ پر Furuseth Forum کے علاقہ میں ہال حاصل کیا تھا۔ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے روانگی ہوئی۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر کیا گیا۔خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر، اوسلو (ناروے) کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سلسلہ میں ناروے کی جماعت کو مالی تحریک کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کا دوہرا ثواب ہے۔ایک تو مالی قربانی کر کے آپ ثواب حاصل کر رہے ہوں گے تو دوسرا ثواب یہ ہے کہ آپ کی یہ مالی قربانی مسجد کے لئے ہے اور مسجد کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مسجد تعمیر کرتا ہے وہ جنّت میں گھر بناتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ ناروے نے چند سال پہلے اپنی ضرورت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے ایک مسجد بنانے کا وعدہ کیا تھا۔لیکن بدقسمتی سے یہ وعدہ پورا نہیں ہوسکا۔ ہر ایک نے دوسرے کو الزام دینے کی کوشش کی۔بہرحال ایک لمبی کہانی ہے۔سوائے ایک بیسمنٹ کے کچھ تعمیر نہ ہوسکا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ افراد جماعت نے بہت قربانیاں کی ہیں شاید اپنی طاقت سے بڑھکر پیش کی ہیں۔لیکن ایک احمدی جب وعدہ کرتا ہے تو پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن شاید آپ لوگوں کی اس طرف توجہ نہ ہوئی یا پوری طرح آپ کو توجہ نہیں دلائی گئی اور یہ احساس نہ ہوا کہ ہم مسجد کے تعمیر کے عہد کو پورا نہ کر کے دنیاوی نقصان اٹھا رہے ہیں۔جماعت نے زمین حاصل کی۔اس پر خرچ ہوا۔پھر کونسل نے بھی اعتراض کیا۔دوسری مختلف تنظیموں نے بھی شور مچایا اور جو اس پر خرچ ہو چکا ہے وہ اس قدر ہے کہ اب فروخت کریں تو وہ قیمت نہیں ملتی۔

حضور انور نے فرمایا لیکن مجھے یقین ہے، جماعت کی سوسالہ تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جماعت کے افراد نے جب ایک منصوبہ کے تحت ایک ہوکر کام شروع کیا ہے تو اسے خدا کے فضل سے انجام تک پہنچایا ہے۔آپ بھی اس ارادے سے کام شروع کریں تو مسجد یقیناً بن سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے آپ کے مردوں عورتوں کے چہروں پر اخلاص کے جذبات دیکھے ہیں۔میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے اخلاص و وفا میں کمی ہے۔بعض دوسری کمیاں ہیں انہیں دور کریں۔ایک دوسرے سے تعاون کریں خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔خدا تعالیٰ ایسے طریق پر آپ کے وعدوں کے سامان پورا کرنے کے سامان فرمائے گا کہ آپ سوچ نہیں سکتے۔

حضور انور نے فرمایا: جو کمزور ہیں ان کو ساتھ لے کر چلیں۔ان کو بتائیں کہ خدا کا گھر بنانے کے کیا فوائد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ نئے سرے سے پلاننگ کریں۔سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایک دوسرے پر الزام لگانے کی بجائے منصوبہ بندی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آج دنیا میں ہر جگہ مساجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔آج دنیا میں دشمن جہاں اس کا زور چلتا ہے ہماری مساجد کو نقصان پہنچانے یا بند کروانے کی کوشش کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج ان ملکوں میں جہاں امن ہے۔مالی حالات بہتر ہیں خدا کے نام اور اسلام کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔اگر بہتر حالات ہونے کے بعد آپ نے خدا کے گھر اور اس کے روشن میناروں کو تعمیر نہ کیا تو یہ ناشکری ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ یہ آخری موقع ہے اگر اب اجازت ملنے کے بعد تعمیر نہ کر سکے تو زمین ہاتھ سے نکل جائے گی اور یہ ناشکری ہوگی۔اور رقم جو لگی ہے وہ ضائع ہو جائے گی۔پس آج ایک ہو کر خدا کی رضا کے لئے اس گھر کی تعمیر کریں تو جنّت میں اپنے گھر بنا رہے ہوں گے۔ ہر بڑے کام کے لئے بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا یا: درکھیں اگر آج آپ نے یہ موقع ضائع کر دیا تو بعد میں جماعت کی کئی مساجد اس ملک میں بنیں گی۔لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع ملا تھا لیکن یہ جگہ ہاتھ سے نکل گئی۔خدا نہ کرے کہ کبھی یہ موقع آئے۔پس آپ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ دل سے فدا ہیں۔پس نوجوان توجہ کریں، بوڑھے بھی توجہ کریں اور عورتیں بھی توجہ کریں۔بچے بھی پیچھے پڑیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: آپ کے اخلاص و وفا میں کوئی شک نہیں ہے۔گزشتہ سال ۶۷ موصی تھے اب بڑھ کر ۱۹۱ ہو گئے ہیں۔اب ہوسکتا ہے کہ آپ جلد نصف تک کے ٹارگٹ تک پہنچ جائیں۔یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگ مالی قربانیاں کرتے ہیں۔پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔صرف توجہ کی ضرورت ہے۔سر جوڑ کر بیٹھیں گے تو برکت پڑے گی۔پس آپ میں سے ہر ایک آج اس ارادے کے ساتھ اٹھے کہ چاہے جو مرضی ہو جائے، جو مرضی بیت جائے ہم نے اس گھر کو تعمیر کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب دستور علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔

تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بیعت کی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین افراد، دو مرد احباب اور ایک خاتون نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔دونوں مرد احباب نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر کے قطعہ زمین اور اب تک تعمیر ہونے والے ہال اور مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ آرکیٹیکٹ صاحب اور منتظمین کو ہدایات دیں اور فرمایا اب انشاء اللہ یہ مسجد بن جائے گی۔

مسجد بیت النصر کی تعمیر کے لئے یہ قطعہ زمین ۱۹۹۴ء میں حاصل کیا گیا تھا۔یہ قطعہ زمین اوسلو شہر کے علاقہ Forum Furuseth میں واقع ہے۔بہت ہی مناسب اور ہر لحاظ سے موزوں جگہ ہے اور مین ہائی وے کے اوپر ہے۔

اس معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ قبرستان تشریف لے گئے۔احمدیہ قبرستان اوسلو شہر ALFASET GRAVLUND میں واقع ہے۔مسجد بیت النصر کے قطعہ زمین سے اس کا فاصلہ چار کلومیٹر ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے قطعہ موصیان تشریف لے گئے اور وہاں پر مدفون موصیان کے لئے دعا کی۔اس کے بعد حضور قطعہ برائے عام قبرستان تشریف لائے اور یہاں پر بھی دعا کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بجے واپس مسجد نور اوسلو تشریف لائے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔حضور انور نے تمام قائدین سے باری باری ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہر ایک کو ہدایات سے نوازا۔

نائب صدر صف دوم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے انصار کے لئے آپ کے پروگرام علیحدہ ہونے چاہئیں۔صف دوم کے انصار کے لئے آپ کے لئے آپ نے کوئی پروگرام نہیں بنایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا عہدہ لے لینا اور کام نہ کرنا یہ اپنے نفس کے ساتھ بھی دھوکہ ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی۔حضور انور نے فرمایا کہ انصار اللہ کا کانسٹی ٹیوشن پڑھیں اور کام کریں۔

صدر مجلس انصار اللہ ناروے نیشنل مجلس عاملہ ناروے میں سیکرٹری تعلیم بھی ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ بہت سے قائدین عاملہ مجلس انصار اللہ کے پاس جماعت کی نیشنل مجلس عاملہ میں

بھی عہدے ہیں ۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جو مجلس عاملہ انصار اللہ کے عہدیدار ہیں ان کے پاس کوئی دوسرا عہدہ نہیں ہوگا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر ناروے کو فرمایا کہ آپ پہلے یہ جائزہ لیں کہ کس کو جماعت کے عہدہ سے ہٹانا ہے اور کس کو انصار اللہ کے عہدے سے ہٹانا ہے۔فرمایا پہلے جائزہ لے کر مجھ سے منظوری حاصل کریں پھر ان کو ہٹا کر ان کی جگہ نیا انتخاب کروائیں۔

قائد تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کب تبلیغی دورے کرتے ہیں۔سال میں کتنے دورے کئے ہیں۔جس جگہ ایک دفعہ گئے ہیں کیا دوبارہ بھی وہاں کا دورہ کیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ انصار اللہ میں سے ٹیمیں نکالیں۔مختلف علاقوں کے لئے ٹیمیں بنائیں جو وہاں جائیں اور تبلیغ کریں اور پھر مسلسل رابطے رکھیں۔ٹیموں کو Activate کریں۔یہ دورے کریں اور بار بار جائیں۔ایک دفعہ جانے سے تو پتہ نہیں چلتا۔نہ تو آپ کو قیافہ شناسی ہے کہ ایک دفعہ وہاں جا کر ہی سب کچھ پتہ چل جائے اور نہ ہی اگلا شخص پہلی مرتبہ کھل کر اظہار کرتا ہے۔فرمایا بار بار رابطہ کریں۔فرمایا یہاں ترک، بوزنین، سربین ہوں گے۔جائزہ لیں کہ یہ لوگ کہاں کہاں آباد ہیں۔کہاں ان کی پاکٹس ہیں وہاں جائیں اور کام کریں اور رابطے اور تعلق بڑھائیں۔

قائد تجنید کو حضور انور نے اپنی تجنید مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قاعدہ یہ ہے کہ جو لوگ یہاں سے شفٹ ہوئے ہیں لیکن ان کی کمائی ناروے میں ہے تو چندہ ناروے میں ہی دینا ہے۔

قائد تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ سال میں اجتماع کے علاوہ بھی امتحان لیں۔کم از کم سال میں ایک دفعہ تو لیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کرلیں اور پھر اس کا امتحان لیں۔

فرمایا آپ نے رسالہ وصیت انصار کو پڑھنے کے لئے دیا ہے تو چیک کریں کہ کتنوں نے پڑھا ہے۔

قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ یہ بھی جائزہ لیں کہ گھروں میں نمازیں پڑھی جارہی ہیں اور بچے نمازیں پڑھ رہے ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت کررہے ہیں۔انصار اللہ کو اس طرف مسلسل توجہ دلاتے رہنا آپ کا کام ہے۔حضور انور نے قائد صحت جسمانی وذہانت کے کام کا بھی جائزہ لیا۔

قائد عمومی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی مجالس سے ہر ماہ رپورٹس لیا کریں اور مجھے باقاعدگی سے ہر ماہ آپ کو طرف سے رپورٹ آنی چاہئے۔جس ماہ کوئی کام نہیں ہوا۔اس ماہ کی رپورٹ میں یہ لکھیں کہ کوئی کام نہیں ہوا لیکن رپورٹ ہر ماہ ضرور بھجوانی ہے۔

قائد مال سے حضور انور نے انصار اللہ کے سالانہ بجٹ، کمانے والے انصار، چندہ مجلس دینے والے انصار اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔قائد مال لمبا عرصہ ملک سے باہر رہنے کی وجہ سے پوری طرح معلومات پیش نہ کر سکے جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں ہدایت فرمائی کہ اگر آپ ملک سے باہر رہتے ہیں تو انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ جماعت سے، نظام سے اور اپنے عہدے سے انصاف کرتے ہوئے اپنا اسسٹنٹ بنا کر رکھنا تھا۔چندہ کے معیار کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پیسے اکٹھے کرنا مقصد نہیں ہے۔احساس دلانا مقصد ہے کہ قربانی کیا چیز ہے۔

قائد ایثار کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بوڑھوں کے پاس چلے جایا کریں۔اسی طرح ہسپتالوں میں جایا کریں۔مریضوں کی عیادت کریں، پھل پھول وغیرہ ساتھ لے گئے۔اس طرح رابطے اور تعلقات بڑھیں گے اور خدمت بھی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہدیداروں کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا یہ کمال نہیں ہے کہ آپ نے کیا کام کیا۔کمال یہ ہے کہ آپ نے دوسروں سے کیا کام کروایا۔فرمایا آپ سب اپنے عہدوں کا حق ادا کریں اور وقت دیا کریں۔فرمایا یہاں انصار کی بڑی تعداد نہیں ہے آپ ہر ایک کو Active کر سکتے ہیں۔آپ کو تو دنیا کے لئے نمونہ ہونا چاہئے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجے تک جاری رہی۔میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

مجلس انصار اللہ کی میٹنگ کے بعد چھ بجے واقفین نو بچوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سفیر احمد زرتشت نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم فراز احمد چوہدری نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم نبیل احمد انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث پیش کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب تم اس کو دیکھو تو اس کی بیعت کرنا خواہ اس کے لئے تمہیں برف پر گھٹنوں کے بل چل کر ہی کیوں نہ جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔

بعد ازاں پانچ بچوں عزیزم دانیال احمد، عدنان احمد انور، بلال ناصر، عامر ندیم خان اور عزیزم سیّد ریّان احمد نے مل کر گروپ کی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ؎ 'یاعین فیض اللّٰہ و العرفان' کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔بعد میں ان اشعار کا اردو ترجمہ عزیزم نبیل ناصر نے پیش کیا۔

اس عربی قصیدہ کے بعد عزیزم ایاد احمد زرتشت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎ 'اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال' ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد عزیزم عامر انیق احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ''امن کا پیغامبر'' کے عنوان پر تقریر کی۔پروگرام کے آخر پر عزیزم مصور احمد شاہد نے ''ناروے، ایک خوبصورت سرزمین'' کے عنوان کے ساتھ ملک ناروے کا تعارف کروایا اور ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائیں۔کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بچوں کو ٹوپیاں عطا فرمائیں اور کھانے پر مشتمل پیکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ واقفین نو بچوں کی یہ کلاس چھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ مدیحہ عروج نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ عفراء فرحت نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ باریچہ ماہم نسیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کے بارہ میں حدیث پیش کی۔

جس کے بعد عزیزہ راحیلہ ہارون اور کومل ندا ساجد نے مل کر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ کا منظوم کلام ؎

بدرگاہ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

بعد ازاں 'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات' کے عنوان پر عزیزہ ردا سحر خان نے تقریر کی۔پروگرام کے آخر پر عزیزہ بشریٰ بدر، عزیزہ قدسیہ بشارت اور عزیزہ سحر طارق نے مل کر'' ناروے چھ ماہ دن چھ ماہ رات کی سرزمین'' کے عنوان سے ملک ناروے کا تعارف کروایا اور تعارف کرواتے ہوئے ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائیں گئیں۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ واقفات نو بچیوں کی کلاس ساڑھے سات بجے ختم ہوئی۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ اوسلو (Oslo) کے مختلف حلقوں کی ۱۵ فیملیز کے ۶۱ ر افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24 ر ستمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات

دس بجکر چالیس منٹ پر ممبر پارلیمنٹ ناروے Mr.Lars Riise حضور انور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔یہ ممبر پارلیمنٹ اس سال اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ سالانہ یوکے پر بھی آئے تھے اور جلسہ کے دوسرے روز انہوں نے مختصر تقریر بھی کی تھی اور حضور انور کے ساتھ ملاقات بھی کی تھی اور بہت متاثر ہو کر واپس گئے تھے۔آج یہ خاص طور پر حضور انور سے ملنے کے لئے آئے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ان کی یہ ملاقات ۳۵ منٹ تک جاری رہی۔حضور انور نے ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد سوا گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔جماعت اوسلو کے ۵۳ خاندانوں کے ۲۳۵ ر افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں ۱۶ بچے اور ۷ بچیاں شامل ہوئیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ عاملہ کی ممبرات سے باری باری ان کے شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام اور پروگراموں کا جائزہ بھی لیا اور ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا اور آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں ہر ایک کی تفصیل سے رہنمائی فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کے ساتھ یہ میٹنگ پونے چھ بجے تک جاری رہی۔

استقبالیہ تقریب میں شرکت

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد نور اوسلو سے Grand Hotel جانے کے لئے روانہ ہوئے جہاں جماعت ناروے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

Grand Hotel کا شمار ناروے کے مشہور اور عظیم الشان ہوٹلوں میں ہوتا ہے یہ ہوٹل اوسلو (Oslo) شہر کے وسط میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے واقع ہے۔چھ بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل پہنچے تو جماعت کی طرف سے ناروے کے سب سے پہلے مقامی احمدی نور احمد بولستاد صاحب نے بعض جماعتی عہدیداران کے ساتھ ہوٹل کے مین دروازہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔حضور انور چند قدم آگے بڑھے تو ہوٹل Lounge میں Loren Skog ضلع کے میئر Mr.Age Tovan لیبر پارٹی کے سیکرٹری اور نومنتخب وزیر اعظم کے نمائندہ Mr.Rune Takle اور ممبر پارلیمنٹ Mr.Lars Riise ان تینوں نے مل کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور تینوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور ہوٹل کے اُس ہال میں تشریف لے گئے جہاں استقبالیہ تقریب کا پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم نور احمد بولستاد (Bolstad) صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کیا اور اس تقریب کی غرض وغایت بیان کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فواد محمود خان صاحب نے کی اور اس کا نارویجئن ترجمہ عزیزم حمزہ راجپوت صاحب نے پیش کیا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد ضلع LOrn Skog کے میئر جناب Age Tovan صاحب نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔میئر نے کہا کہ گزشتہ سال جماعت ناروے کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے میں نے حضور انور کو ناروے آنے کی دعوت دی تھی اور آج مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ حضور ناروے میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔میئر نے کہا کہ ناروے میں مکمل طور پر مذہبی آزادی ہے اور مذہب کا احترام کرنا ہمارا فرض ہے۔جماعت ناروے کے ساتھ میرے پرانے تعلقات ہیں۔میں جماعت کے ممبران کو ایک لمبے عرصہ سے جانتا ہوں۔یہ نہایت اچھے لوگ ہیں اور میں ان کا

احترام کرتا ہوں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں علم ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کو کن کن مشکلات کا سامنا ہے۔ہم اس کے لئے فکر مند ہیں اور ہم پوری طرح آپ کے ساتھ ہیں۔آخر پر میئر نے ایک دفعہ پھر حضور انور کو اوسلو آمد پر خوش آمدید کہا اور حضور انور کی خدمت میں اپنے ضلع کا نشان پیش کیا۔

اس کے بعد اوسلو (Oslo) شہر کے میئر کے نمائندہ Stian Rosland نے اپنی تقریر میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے میئر کی طرف سے جذبات خیر سگالی پیش کئے اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ اوسلو کے میئر قبل ازیں حضور انور سے مسجد نور جا کر ملاقات کر چکے ہیں۔آج انہوں نے مجھے اپنا نمائندہ بنا کر بھجوایا ہے۔

انہوں نے کہا کہ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ ناروے مسلمانوں کی اقلیّت میں بھی ایک اقلیّت ہے مگر ناروے میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔انہوں نے اپنی تقریر میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم کی خدمات کا ذکر کیا کہ یو این او میں اور عالمی عدالت انصاف ہیگ کے صدر کی حیثیت سے اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے ان کی خدمات بہت نمایاں ہیں۔اسی طرح انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی خدمات کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے ۱۹۷۹ء میں فزکس نوبل انعام حاصل کیا تھا۔انہوں نے اپنی تقریر کے آخر پر جماعت کے ممبران کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جماعت کے ممبران پڑھے لکھے اور مہذب لوگ ہیں۔

ان کے بعد تیسرے مقرر ناروے کی لیبر پارٹی کے سیکرٹری Rune Takle صاحب اسٹیج پر تشریف لائے۔موصوف نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور ناروے کے نئے منتخب وزیر اعظم Hon.Jens Stolten Berg کی طرف سے معذرت کی کہ وہ بوجہ نہایت ضروری میٹنگ کے نہیں آسکے اور میں ان کی نمائندگی میں آیا ہوں۔

وزیر اعظم ناروے کا پیغام

انہوں نے جناب Jens Stolten Berg صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں نو منتخب وزیر اعظم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور ناروے آنے پر خوشی کا اظہار کیا۔نو منتخب وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں کہا کہ جماعت کے ممبران ناروے میں قوانین کا احترام کرتے ہوئے ناروے کی ترقی کے لئے بہت کام کرتے ہیں اور ہمارے لئے بہت اہم ہیں اور اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے تعلقات جماعت ناروے کے ساتھ بہت اچھے ہیں اور جماعت ناروے ہمیشہ ہمارے لئے ممد و معاون ثابت ہوئی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تعلقات جماعت کے ساتھ ہمیشہ اچھے رہیں۔

آخر پر انہوں نے ایک دفعہ پھر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور سے مصافحہ کیا اور شکریہ ادا کیا۔ان کے بعد حضور انور کے خطاب سے قبل آخری مقرر Lars Rise ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ میں لندن جلسہ سالانہ پر گیا تھا اور وہاں بھی حضور انور سے ملا تھا اور جلسہ پر تقریر بھی کی تھی۔اتنے بڑے مجمع میں تقریر کر کے بہت متاثر ہوا تھا۔

انہوں نے کہا جماعت کے ساتھ میرے پرانے گہرے تعلقات ہیں۔انہوں نے ذکر کیا کہ پاکستان میں احمدیوں کو بہت سی مشکلات ہیں۔ہم نے ناروے حکومت کی طرف سے آواز اٹھائی تھی اور ہمیشہ اٹھاتے رہیں گے۔انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے باہمی روابط اور تعلقات مزید گہرے ہوتے چلے جائیں گے۔انہوں نے مزید کہا کہ حضور انور نے جس طرح اسلام اور عیسائیت کی مشترکہ اعلیٰ اقدار کی طرف توجہ دلائی ہے۔خصوصیت سے آپ کا ماٹو Love For All Hatred For None یہ ہمارا مشترکہ اعلامیہ ہے۔افسوس ہے کہ آپ جیسی پر امن جماعت کو پاکستان اور انڈونیشیا میں تشدد کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

موصوف نے اپنی تقریر کے آخر پر کہا ہم بہت خوش ہیں کہ حضور انور ناروے میں تشریف لائے ہیں اور ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ آج حضور انور ہم میں یہاں موجود ہیں۔

حضور انور کا خطاب

ان کے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی مسلمان اسلام کی تعلیم کو قرآن مجید کی ہدایت کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔قرآن کریم ہمیں Absolute Justic کی تعلیم دیتا ہے۔ہر صورت میں انصاف اور عدل پر قائم رہتے ہوئے،دشمن کی دشمنی کے باوجود،صرف خدا سے ڈرتے ہوئے انسان کے حقوق ادا کئے جائیں اور عدل سے کام لیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سچی گواہی اگر اپنے رشتہ داروں اور عزیز ترین دوست کے مفاد کے خلاف بھی ہو تب بھی انصاف اور عدل کو قائم رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ایسے مذہب کو جو عدل و انصاف کے قائم کرنے میں کسی اور رعایت کو خاطر میں نہیں لاتا خوامخواہ اس کو ظالمانہ مذہب تصور کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کا تقویٰ اور خوف دل میں ہونا چاہئے۔مسلمانوں کے ہاتھ سے کوئی ظلم نہیں ہونا چاہئے۔یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا کا خوف اور تقویٰ دل میں ہو اور ساتھ ظلم بھی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے بانی جن کا دعویٰ ہے کہ وہ اس زمانہ کے مہدی اور مسیح ہیں انہوں نے بھی یہی تعلیم دی ہے کہ ایک خدا کی دلی محبت اور اخلاص سے عبادت کرو اور انسانی ہمدردی میں اپنی صلاحیتوں کو وقف کرو۔بغاوت،فتنہ و فساد سے بکلّی پرہیز کرو اور ایسے شخص کو جو معاشرہ میں فساد پھیلاتا ہے اپنی مجالس میں ہرگز جگہ نہ دو۔

اگر مجھ سے تعلق رکھنا چاہتے ہو اور میری جماعت سے وابستہ ہونا چاہتے ہو تو ظلم سے بچو۔تمام بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھو۔بری صحبت سے بچو اور اپنے ہاتھوں کو برائی سے روکو۔ہر انسان سے محبت کرو،کسی سے ظلم نہ کرو۔ہر گناہ سے بچو اور نیکی اختیار کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ آپ کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔یہ اسلام کی تعلیم ہے۔کتنی خوبصورت تعلیم ہے۔جماعت اس کو ہمیشہ اپنے سامنے بطور رہنمائی رکھتی ہے۔ہم اس کو تمام دنیا میں پھیلا رہے ہیں کہ دنیا خدا کو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور دنیا میں امن،محبت اور بھائی چارہ قائم ہو۔حضور انور نے فرمایا معاشرہ کو امن اور محبت کا گہوارہ بنانے میں جماعت احمدیہ اپنا ایک کردار رکھتی ہے۔اپنے حسن عمل اور نیک نمونہ سے اس میں ہمیشہ پیش پیش رہی اور رہتی ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معزز مہمانوں سے فرمایا کہ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اپنا قیمتی وقت نکال کر یہاں تشریف لائے۔

حضور انور کے خطاب کے بعد مہمان باری باری حضور انور سے ملاقات کے لئے سٹیج پر تشریف لاتے رہے۔بعض مہمانوں نے حضور انور کو پھول پیش کئے۔حضور انور ان مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔

مہمانوں کے لئے مشروبات،چائے کافی اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔مہمان ریفریشمنٹ کے دوران بھی حضور انور کے پاس آتے رہے اور حضور انور سے ملتے رہے۔تصاویر مسلسل بنائی جارہی تھیں۔

اس تقریب میں ۶۶ مہمان شامل ہوئے جن میں چار ممبر پارلیمنٹ،چھ میئرز،پانچ ڈپٹی میئرز،۳۸ کونسلرز اور پانچ ڈپٹی ممبر پارلیمنٹ اور وکلاء،دانشور اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج سے نیچے تشریف لائے اور باری باری سب مہمانوں کے پاس پہنچ کر انہیں شرف مصافحہ بخشا،تعارف حاصل کیا اور ان سے گفتگو فرمائی۔مہمانوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور بعض نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور نے ہمیں کتنی عزّت دی ہے کہ ہمارے پاس چل کر ہمیں ملنے کے لئے آئے ہیں۔

پریس اور میڈیا کے نمائندے بھی اس تقریب میں موجود تھے جو مسلسل حضور انور کی تصاویر کھینچ رہے تھے۔

سات بجے کے قریب یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد نور اوسلو تشریف لے آئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے **معتمد** سے دریافت فرمایا کہ آپ کی کتنی مجالس آپ کو رپورٹ بھجواتی ہیں۔فرمایا تمام مجالس سے رپورٹ لیا کریں اور ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی ماہانہ رپورٹ مجھے بھجوایا کریں۔فرمایا جس ماہ کوئی کام نہ ہوا ہو لکھ دیا کریں کہ کام نہیں ہوا۔لیکن رپورٹ باقاعدہ بھجوانی ہے۔

مہتمم مال سے حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ بجٹ،چندہ دینے والے خدام کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ آپ کے چندہ کا معیار بہت کم ہے۔اس بارہ میں سوچیں۔کوئی Base ہونی چاہئے۔صرف پیسے لینا مقصد نہیں ہے بلکہ قربانی کا مادہ پیدا کرنا مقصد ہے اور دیکھنا ہے قربانی کا مادہ کتنا پیدا کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جتنا چندہ بھی لینا ہے روح ہونی چاہئے کہ میں قربانی کرنی ہے۔فرمایا تربیت کا بھی کام ہے اور شعبہ مال کا بھی کام ہے کہ وہ مل کر کوشش کریں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال کی مجموعی تعداد،معیار صغیر اور معیار کبیر کے اطفال اور ان کے چندوں اور سالانہ بجٹ کا جائزہ لیا۔

مہتمم تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس جو اطفال کی تجنید ہے وہ اطفال کو دے دیں اور اپنا بوجھ ہلکا کریں۔مہتمم اطفال کی اپنی مجلس عاملہ ہوتی ہے۔اطفال کی تجنید کا ریکارڈ رکھنا ان کی اپنی ذمہ داری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم تجنید کو ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید ہر لحاظ سے مکمل کریں۔نئے احمدیوں کو تجنید میں شامل کریں۔

مہتمم تربیت برائے نو مبائعین کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام کی عمر کے جو نو مبائعین ہیں ان کی فہرست جماعت کے سیکرٹری نو مبائعین سے حاصل کریں،سیکرٹری تبلیغ سے حاصل کریں اور ان کی تربیت کریں اور اپنے نظام میں شامل کریں۔

مہتمم تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر ماہ جو تربیتی کلاس ہوتی ہے وہ علیحدہ ہو۔اس کے علاوہ سال میں ایک کلاس کیوں نہیں لگاتے۔حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام نمازیں پڑھتے ہیں۔کتنے باجماعت پڑھتے ہیں۔کتنے ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔یہ ریکارڈ آپ کے پاس ہو اور خدام کی مزید تربیت کریں اور جو برائیاں ہیں وہ ختم کریں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب،خلفاء کی کتب سے اقتباسات نکال کر دیں۔وہ پڑھیں۔فرمایا وقت دیا کریں۔آپ مہتمم تربیت ہیں۔

مہتمم خدمت خلق کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام خون کا عطیہ دیں۔احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن کے نام پندرہ بیس خدام رجسٹرڈ کروائیں۔جب ضرورت ہو خون دے سکتے ہیں۔جماعت کا امیج قائم ہوتا ہے۔حضور انور نے فرمایا۔ہر وہ کام اختیار کرنا چاہئے جس سے جماعت کا تعارف ہوتا ہو۔حضور انور نے فرمایا Old Peoples 's Home میں جایا کریں۔پھل وغیرہ ساتھ لے جایا کریں۔اس طرح آپ کے رابطے ہوں گے اور تعلقات بڑھیں گے۔

حضور انور نے **خدام الاحمدیہ** کو ہدایت فرمائی کہ جو کام بھی آپ کے سپرد ہے اہم کام ہے۔کسی چیز کو بھی چھوٹا نہ سمجھیں۔جو بھی ڈیوٹی ہو،جہاں بھی لگائی جائے پوری ذمہ داری سے ادا کریں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جنگ احد کا واقعہ محفوظ کر دیا ہے۔ہر کام ذمہ داری کے ساتھ کریں۔

حضور انور نے **مہتمم تبلیغ** اور **مہتمم امور طلباء** کو ہدایت فرمائی کہ دونوں مل کر یونیورسٹیوں میں سمپوزیم کے پروگرام بنائیں۔طلباء کے ذریعہ پروگرام بنائیں۔مختلف مذاہب کو بلائیں،تبادلہ خیال ہو۔اس سے کافی باتیں کھل جاتی ہیں۔جماعت کا تعارف ہو جاتا ہے اور رابطے بڑھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا تبلیغ کے لئے مختلف پاکٹس تلاش کریں۔عرب آبادیاں ہیں وہاں جائیں اور کام کریں۔تبلیغ کے لئے نئے راستے نکالیں اور چھوٹی جگہوں پر جا کر تبلیغی رابطے کریں۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مسجد میں اِن ڈور کھیلوں کا پروگرام بنائیں۔لجنہ کے لئے بھی علیحدہ پروگرام ہو۔

مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے فرمایا جن نوجوانوں نے تعلیم چھوڑ دی ہے ان کو ٹیکنیکل سائیڈ کی طرف گائیڈ کریں۔

مہتمم وقار عمل کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نئی مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کرنا ہے۔خدام اور صف دوم کے انصار کام کریں۔وقار عمل کے ذریعہ ایک بڑی رقم کی بچت ہوسکتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ ناروے کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ناروے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

جنرل سیکرٹری سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کتنی جماعتیں ہیں اور ان میں سے کتنی جماعتوں

میں نماز سنٹر ہیں اوران میں کتنے فیصد حاضری ہوتی ہے۔ فرمایا تمام جماعتوں میں نماز سنٹر بنائیں اور نمازوں کی حاضری کی طرف توجہ دیں اور نماز سنٹر میں روزانہ نمازیں ہونی چاہئیں۔

شعبہ امور خارجہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے ممبران سے رابطے ہیں۔فرمایا اپنے رابطے اور تعلقات بڑھائیں۔حضور انور نے فرمایا ڈاکٹرز ہیں ان کے تعلقات ہیں ان کے ذریعہ رابطے قائم کریں۔ اپنے رابطوں کے ذرائع کو کھولیں اور مختلف لوگوں کے ذریعہ رابطے اور تعلق بڑھائیں تو بہت بہتر صورتحال ہوسکتی ہے۔حضور انور نے فرمایا پڑھے لکھے لوگوں کو چنیں اوران کے ذریعہ اپنے رابطے بڑھائیں۔اس طرح آپ بڑی تعداد میں ہائی لیول پر اپنے رابطے بڑھاسکتے ہیں۔

سیکرٹری امور خارجہ نے کہا انشاء اللہ آئندہ ہم ایسا کریں گے۔حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ کہہ کر خدا کو نیک کام میں گواہ بنا رہے ہیں تو پھر کام کیا کریں۔خدا تعالیٰ نیک کام چاہتا ہے۔

حضور انور نے **شعبہ اشاعت** کو ہدایت فرمائی کہ ایک ٹیم بنائیں۔کتابوں کی فہرست بنائیں اور ترجمہ کا کام شروع کروائیں۔مترجمین کی ٹیمیں بنائیں اور نوجوانوں کو کام میں شامل کریں۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے تفصیل کے ساتھ جماعت کے سالانہ بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔حضور انور نے فرمایا جو چندہ شرح سے کم دیتے ہیں وہ مجھ سے باقاعدہ اجازت لیں،ایک نظام ہے اس کی پابندی کریں۔ان کو احساس تو ہو کہ ایک نظام ہے اور ہم نے اس کی پابندی کرنی ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال کو حضور انور نے ہدایت دی کہ جو چندہ میں سست ہیں اور پیچھے ہیں ان کو مسلسل پیار سے سمجھاتے رہیں۔

حضور انور نے **سیکرٹری وصایا** کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو کمانے والے افراد ہیں ان کا پچاس فیصد وصیت کے نظام میں شامل ہو۔

سیکرٹری تربیت برائے نو مبائعین کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ گزشتہ سالوں میں جو بوزنین، البانین احمدی ہوئے تھے ان سے آپ کا رابطہ قائم رہنا ضروری تھا۔اگر آپ کا اُن سے رابطہ ہوتا تو آج پتہ ہوتا کہ یہ کہاں شفٹ ہوئے ہیں۔آپ کو پتہ ہوتا آپ آگے اطلاع کرسکتے تھے۔رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہوگئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جن لوگوں سے آپ کا رابطہ ہے ان کو یہاں لانے کا سپیشل پروگرام بنانا چاہئے تھا۔جو کوشش ہونی چاہئے تھی وہ نہیں ہوئی۔

سیکرٹری امور عامہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ فارغ بیٹھے ہیں ان کا جائزہ لیں۔ یہاں کام کے مواقع ہیں۔کام کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا پڑھائی کے دوران جو وقفہ ہوتا ہے اس میں ان کو کام میں لگانا چاہئے تاکہ خراب نہ ہوں۔فرمایا اپنی ٹیم بنائیں۔ پروگرام بنائیں کہ کس طرح گائیڈ کرنا ہے۔فرمایا نوجوانوں کو Job دلوانا اور پھر ان کی لائن کے Job دلوانا اس کے لئے آپ کی ٹیم ہو جو انٹرنیٹ پر ملازمتیں تلاش کرے اور ان لوگوں کو بتائے کہ کہاں کہاں ان کی لائن کی ملازمتیں موجود ہیں۔ پھر بزنس ہیں ان کے بارہ میں آپ کی ٹیم رہنمائی کرے۔

سیکرٹری وقف نو کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ واقفین نو بچے ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں پہلے شامل ہوں۔بعد میں ان کے اپنے پروگرام ہوں۔ان کے ذہن میں یہ ہونا چاہئے کہ یہ ذیلی تنظیموں کا اُسی طرح حصہ ہیں جس طرح دوسرے بچے ہیں۔حضور انور نے فرمایا بچپن سے ہی ان کی ٹریننگ ہونی چاہئے کہ بہن بھائیوں سے نہیں لڑنا۔

شعبہ تعلیم کو حضور انور نے فرمایا کہ طلباء کی لسٹیں بنائیں اور سارا Data ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہئے۔

امین کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کانسٹی ٹیوشن میں اپنے فرائض پڑھیں تاکہ پتہ چلے کہ آپ کا کیا کام ہے۔

سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے فرمایا کہ جو سامان وغیرہ مشن ہاؤس میں، جماعتی عمارات میں موجود ہے اس کو صاف رکھا کریں۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور نے فرمایا کہ اپنے روٹین کے پروگرام سے باہر نکلیں،تبلیغ کے لئے نئی نئی جگہیں اور پاکٹس تلاش کریں۔مختلف قوموں میں جائیں،تعلقات بنائیں اور رابطے قائم کریں۔ جہاں چھوٹی آبادیاں ہیں وہاں جاکر دیکھیں ان کو پیغام پہنچائیں۔غیر ممالک سے آنے والی قوموں کی پاکٹس ہیں وہاں جائیں اور کام کریں اور تبلیغ کے لئے نئی راہیں تلاش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر **قاضی حضرات** بھی اس میٹنگ میں شامل ہوئے۔حضور انور نے قاضی صاحبان کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں کے عائلی قوانین کا پتہ کرکے بتائیں کہ آپ سے فیصلہ کروانے کے بعد کورٹ میں کیوں جاتے ہیں۔ہر ایک کورٹ میں چلا جاتا ہے۔یہ غلط ہے۔کسی کو جب تک قضاء نہ کہے یا امور عامہ،نظام جماعت نہ کہے کورٹ میں نہیں جانا چاہئے۔فرمایا اجازت لئے بغیر کورٹ میں نہیں جاسکتے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عورتوں، لڑکیوں سے سوالات نہ کیا کریں۔اگر عورت نے خلع کی درخواست دی ہے تو یہ اس کا حق ہے قضاء کا حق نہیں ہے کہ صلح کی کوشش کرتی رہے۔قضاء کا کام ہے کہ حکمین مقرر کرے اور جب فیصلہ ہوجائے تو حقوق کا تعیّن کرے اور حقوق دلوائے۔

خلع،طلاق علیحدگی کے جو مقدمات قضاء میں آتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ اگر والدین اپنی اولاد کی صحیح تربیت کررہے ہوں تو ایسے کیس نہیں آنے چاہئیں۔حضور انور نے فرمایا علیحدگی کی ابتداء لڑکوں کی طرف سے زیادہ ہوتی ہے۔حضور انور نے فرمایا جو رشتے باہر کے ممالک میں ہوتے ہیں ان میں جلدی نہ کیا کریں بلکہ پہلے پوری تحقیق کروایا کریں۔حضور انور نے فرمایا شروع سے ہی اولاد کی ایسی تربیت کریں کہ بعد میں جھگڑوں کی اور علیحدگی کی نوبت ہی نہ آئے۔

نیشنل مجلس عاملہ ناروے اور قضاء ممبران کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔اسکے بعد حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔آج ناروے میں قیام کا آخری دن تھا۔

25 ستمبر 2005ء بروز اتوار:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

سویڈن سے ہوتے ہوئے کیل (جرمنی) کا سفر

آج پروگرام کے مطابق ناروے سے براستہ سویڈن، ڈنمارک اور جرمنی سے ہوتے ہوئے ہالینڈ کے لئے روانگی تھی۔اور آج رات کا قیام Kiel (جرمنی) میں تھا۔

صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔نیشنل مجلس عاملہ ناروے،مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ناروے، قضاء بورڈ کے ممبران اور دیگر مختلف شعبوں میں ڈیوٹی دینے والے خدام نے علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اپنے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مردوخواتین، بچے بوڑھے مسجد نور اوسلو میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔خصوصاً خواتین اور بچیوں کی ایک بڑی تعداد جمع تھی۔بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہا اور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جو سفید اور سبز رنگ کے رومال لئے ہوئے اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے اپنے آقا کو الوداع کہہ رہی تھیں۔ اس جدائی کی گھڑی میں خواتین اور بچیوں کا اپنے پیارے آقا سے عشق اور محبت کا اظہار ان آنسوؤں سے ہورہا تھا جو ان کی آنکھوں سے جاری تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور قافلہ سویڈن کے لئے روانہ ہوا۔قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد ناروے کا بارڈر کراس کرکے سویڈن کی حدود میں داخل ہوئے۔ بارڈر کراس کرنے سے قبل ایک ریسٹورنٹ میں کچھ دیر کے لئے رُکے جہاں ناروے سے الوداع کرنے کے لئے ساتھ آنے والے وفد (جو امیر صاحب ناروے،مبلغ سلسلہ ناروے اور بعض جماعتی عہدیداران پر مشتمل تھا) نے حضور انور ایدہ اللہ سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور واپس جانے کی اجازت چاہی۔ دوسری طرف سے سویڈن سے امیر صاحب سویڈن،مبلغ سلسلہ سویڈن اور ان کی مجلس عاملہ کے بعض ممبران پر مشتمل وفد نے حضور انور کا استقبال کیا۔یہ وفد قریباً دو صد کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ناروے کے بارڈر کے اندر حضور انور کو خوش آمدید کہنے اور سویڈن کے سفر میں قافلہ کے ساتھ رہنے کے لئے پہنچا تھا۔

ناروے کا بارڈر کراس کرنے کے بعد سویڈن میں سفر آگے جاری رہا۔ اوسلو(ناروے) سے گوتھن برگ (سویڈن) کا فاصلہ 320 کلومیٹر ہے۔یہ سفر مکمل کرنے کے بعد آگے مالمو (Malmo) کے لئے روانگی تھی۔ مالمو بھی سویڈن کا شہر ہے اور گوتھن برگ سے 280 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔گوتھن برگ سے 109 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں پونے تین بجے ایک جگہ رک کر دوپہر کا کھانا کھایا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر وعصر کی نمازیں ایک کھلی جگہ پر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد قافلہ آگے روانہ ہوا۔

پانچ بج کر پچیس منٹ پر مالمو سے 40 کلومیٹر قبل مجلس عاملہ مالمو (Malmo) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔مالمو (سویڈن) سے آگے ڈنمارک کی حدود شروع ہوجاتی ہیں۔امیر صاحب ڈنمارک اور مبلغ سلسلہ ڈنمارک اپنے وفد کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہنے اور ڈنمارک کے سفر میں ساتھ لے جانے کے لئے یہاں پہنچے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس عاملہ مالمو کے ممبران کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔امیر صاحب سویڈن اور ان کے وفد نے جو ناروے کے بارڈر سے قافلہ کے ساتھ تھے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور پروگرام کے مطابق یہاں سے واپس جانے کی اجازت چاہی۔

یہاں سے پانچ بج کر چالیس منٹ پر آگے روانگی ہوئی اور امیر صاحب ڈنمارک اور ان کے وفد نے قافلہ کے ساتھ سفر شروع کیا۔سمندر پر تعمیر ہونے والے 16 کلومیٹر لمبے پل اور سرنگ سے گزرتے ہوئے ڈنمارک کی حدود میں داخل ہوئے اور بغیر رُکے سفر آگے جاری رہا۔

یہاں ڈنمارک کے بارڈر سے جرمنی کے بارڈر تک تین صد کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ ہے۔قریباً ڈیڑھ صد کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کرنے کے بعد 28 کلومیٹر کے اس لمبے پل پر سے گزرے جو ڈنمارک کے دو جزیروں کے درمیان تعمیر کیا گیا ہے۔اور یہ دنیا کا دوسرا لمباترین پل ہے جو سمندر پر تعمیر ہوا ہے۔ یہ پل کراس کرنے کے بعد شام سات بجے کے قریب Kund Borg کے علاقہ میں Storebelt کے مقام پر کچھ دیر کے لئے رکے۔ یہاں جماعت ڈنمارک نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔یہاں قریباً نصف گھنٹہ قیام کے بعد آگے سفر پر روانگی ہوئی اور رات دس بجے Flensberg کے مقام پر ڈنمارک اور جرمنی کا بارڈر کراس کرکے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔

امیر صاحب ڈنمارک،مبلغ انچارج ڈنمارک،صدر خدام الاحمدیہ،صدر مجلس انصاراللہ و دیگر جماعتی عہدیداران جو حضور انور کو جرمنی کے بارڈر تک الوداع کرنے کے لئے ساتھ آئے تھے یہاں سے واپس جانے کی اجازت چاہی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

رات دس بج کر دس منٹ پر یہاں سے قافلہ ''کیل'' (Kiel) کے لئے روانہ ہوا۔قریباً پچاس منٹ کے سفر کے بعد رات گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 'مسجد بیت الحبیب' کیل پہنچے جہاں احباب جماعت Kiel اور اردگرد کی جماعتوں سے آنے والے احباب مردوخواتین اور بچوں بوڑھوں نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ لوگ شام سے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے مسجد بیت الحبیب میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔جب حضور انور یہاں پہنچے تو سبھی نے اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔بچیوں نے خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

رات گیارہ بج جانے کی وجہ سے سردی میں اضافہ ہوگیا تھا۔لیکن اس کے باوجود تمام احباب اور بچے بچیاں مسجد کے بیرونی صحن کے کھلے احاطہ میں اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب کھڑے تھے۔اور بعض تو لمبے فاصلے طے کرکے آئے تھے۔سبھی کے چہرے خوشی و مسرت سے معمور تھے۔

گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الحبیب میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔حضور انور کا قیام مسجد بیت الحبیب سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تھا۔

مسجد ''بیت الحبیب'' کی تعمیر Kiel شہر کے Garden نامی علاقہ میں ہوئی ہے۔ یہ شہر صوبہ Schleswig Holstein کا دارالحکومت ہے اور سکینڈے نیوین ممالک کے لئے Sea Port ہے۔

مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 1600 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے دو مینارے ہیں اور ہر ایک کی اونچائی 14 میٹر ہے۔اس مسجد میں چار صد آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔مسجد کے ساتھ تین کمروں پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ لوکل جماعت کے دفاتر ہیں۔مسجد کے احاطہ میں 25 کاروں کے پارک کرنے کی گنجائش موجود ہے۔اس مسجد کا سنگ بنیاد 12/نومبر 2003ء کو رکھا گیا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال اپنے دورۂ جرمنی کے دوران 25/اگست 2004ء کو اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔

❁❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

انگلستان مشن کی چند یادیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22 دسمبر 2004ء میں مکرم بشیر احمد رفیق صاحب کے ایک مضمون میں قریباً نصف صدی قبل کی چند یادیں بیان کی گئی ہیں۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ 18؍فروری 1959ء کو خاکسار، اہلیہ اور ایک بیٹے کے ساتھ اٹھارہ روزہ بحری سفر کے بعد انگلستان کے ساحلی شہر لیورپول پہنچا جہاں سے نان سٹاپ ریل گاڑی پانچ گھنٹوں میں لندن کے یوسٹن اسٹیشن پر آئی۔ اسٹیشن پر امام مسجد فضل مکرم مولود احمد خانصاحب چند دیگر دوستوں کے ساتھ موجود تھے۔ کار کے ذریعہ ایک گھنٹہ میں احمدیہ مشن ہاؤس (63 میلروز روڈ) پہنچ گئے۔

کھانے کے بعد امام صاحب ہمیں ملحقہ بلڈنگ (61 میلروز روڈ) میں لے گئے جو چار منزلہ تھی اور اس میں احمدی کرایہ دار مقیم تھے۔ چوتھی منزل پر ایک کمرہ کا فلیٹ تھا جو ہماری رہائش گاہ تھی۔

رات یخ بستہ تھی۔ اس زمانہ میں گھروں میں سنٹرل ہیٹنگ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ عام طور پر کوئلے کی انگیٹھیاں یا تیل سے چلنے والے ہیٹر ہوتے تھے لیکن ہمارا فلیٹ ان سہولیات سے محروم تھا۔ پاکستان سے لائی ہوئی رضائیاں بھی سردی کی شدت کو کم نہ کرسکیں۔ خدا خدا کرکے صبح ہوئی تو باہر ہر طرف برف کی سفید چادر بچھی ہوئی تھی۔ ناشتہ کے لئے ہم امام صاحب کے گھر گئے تو مَیں نے شدید سردی کا عرض کیا۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ اس فلیٹ میں ہیٹرز مہیا کرنے کی بجٹ میں گنجائش نہیں ہے۔ دوپہر کو محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب تشریف لائے جو وقف سے فراغت کے بعد اپنا کاروبار کرتے تھے۔ اُن کے پوچھنے پر مَیں نے حال عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ فنانس کمیٹی کے ممبر ہیں اور یہ بات درست ہے کہ بجٹ میں گنجائش نہیں ہے لیکن وہ اپنی جیب سے خرچ کرکے مجھے ایک تیل کا ہیٹر لا دیں گے اور جب بجٹ میں گنجائش نکل آئے گی تو رقم لے لیں گے۔ تھوڑی دیر میں وہ بازار سے تیل سے چلنے والا ایک ہیٹر لے آئے جسے جلانے پر جان میں جان آئی۔

چند دن بعد مکرم امام صاحب نے مجھے ایک فہرست دی اور فرمایا کہ یہ برطانیہ میں مقیم دوصد افراد کے نام ہیں لیکن ان میں سے اکثر طالب علم ہیں جو ممکن ہے وطن واپس جاچکے ہوں، اسے update کرنا ہے۔ کچھ عرصہ بعد جب نئی فہرست بنی تو اُس میں کل تعداد 149 رہ گئی۔ گویا 1959ء میں سارے انگلستان میں یہ کُل احمدیوں کی تعداد تھی جن میں اکثر غیرشادی شدہ تھے۔ صرف تین افراد کے پاس کاریں تھیں جو مشن کے استعمال میں بھی آیا کرتی تھیں۔

لندن مشن دو مکانات پر مشتمل تھا۔ یعنی 61 اور 63 میلروز روڈ۔ 63 نمبر والی تین منزلہ عمارت تھی اور ایک تہ خانہ تھا جس میں باورچی خانہ اور ایک کمرہ بھی تھا۔ گراؤنڈ فلور پر دو بڑے کمرے تھے جن کی درمیانی دیوار کو Sliding Door میں بدل دیا گیا تھا۔ اس فلور پر دو دفاتر اور ایک غسلخانہ بھی تھا۔ اوپر کی دو منزلیں امام کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال میں لائی جاتی تھی۔

61 میلروز روڈ ایک وسیع وعریض بلڈنگ تھی۔ اس میں زیر زمین ایک فلیٹ کے علاوہ اوپر تین منزلیں تھیں۔ 1955ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اسی بلڈنگ میں رہائش پذیر ہوئے تھے۔ ابتداء میں جب مسجد کے لئے قطعہ خریدا گیا تھا تو اس کے ساتھ 63 میلروز روڈ کی بلڈنگ کے علاوہ قریباً ایک ایکڑ زمین کا ٹکڑا بھی تھا۔ جبکہ 61 میلروز روڈ ایک انگریز کی ملکیت تھا جو مسجد بن جانے کے بعد بہت مخالف ہوگیا تھا اور اس نے مسجد سے اذان دیئے جانے پر لوکل کونسل میں جماعت کے خلاف دعویٰ بھی دائر کیا تھا۔ لیکن کونسل نے جماعت کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔

جنگ عظیم دوم میں جب مسجد کے نواح میں جرمن بمباری نے شدت اختیار کی تو 61 میلروز روڈ کے مالک نے مکان فروخت کے لئے لگا دیا لیکن شرط عائد کردی کہ یہ مکان کسی ہندوستانی کو نہ بیچا جائے۔ اس پر پہلے یہ مکان ایک انگریز نو احمدی کے نام خریدا گیا اور بعد میں جماعت نے اپنے نام منتقل کرالیا۔

63 میلروز روڈ کا مشن ہاؤس بہت تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ اس میں 1967ء میں حضرت خلیفہ ثالثؒ قیام پذیر ہوئے تھے۔ اپنے طالب علمی کے زمانہ میں بھی حضور نے اپنی تعطیلات کا اکثر حصہ اس عمارت میں گزارا تھا۔ مسلم دنیا کے چند بڑے مشاہیر بھی یہاں آتے رہے جن میں قائداعظم محمد علی جناح، شاہ فیصل، شاہ ادریس آف لیبیا، علامہ سر محمد اقبال، سر فیروز خان نون جو بعد میں پاکستان کے وزیراعظم بنے، سر شیخ عبدالقادر، مشہور صحافی غلام رسوم مہر اور م۔ش، مشہور مؤرخ عاشق حسین بٹالوی، سابق وزیراعلیٰ پنجاب میاں ممتاز دولتانہ وغیرہ شامل تھے۔ ان کے علاوہ سر سنگھاٹے گورنر جنرل گیمبیا، پریذیڈنٹ ٹب مین آف لائبیریا اور بہت سارے دیگر وزراء، سفراء اور عمائدین بھی اس مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ یہ دونوں عمارات 1970ء میں نئی عظیم الشان بلڈنگ بن جانے کے بعد مسمار کردی گئیں۔

1959ء میں لندن میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے قائد مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب ہوا کرتے تھے۔ 1962ء میں نئے نظام کے تحت مرکز نے خاکسار کو برطانیہ میں خدام الاحمدیہ کا نائب صدر مقرر کردیا۔ ان دنوں صدر مجلس پاکستان میں ہوا کرتے تھے جبکہ بیرونی ممالک میں نائبین کا تقرر کردیا جاتا تھا۔ لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی صدر مسز نسیم ہوا کرتی تھیں۔ ان کے خاوند ڈاکٹر نسیم صاحب الہ آباد ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج تھے اور مجلس عاملہ انگلستان کے جنرل سیکرٹری بھی تھے۔

مسجد فضل میں چند ہیٹر تھے لیکن مسجد کا فرش سردیوں میں بے حد ٹھنڈا رہتا تھا۔ سردیوں میں چونکہ نمازیوں کی تعداد چند ہوتی تھی اور مسجد کو گرم کرنے پر بہت زیادہ خرچ آتا تھا اس لئے عموماً نمازیں مشن ہاؤس کے ایک کمرہ میں ادا کی جاتی تھیں۔

انگلستان میں ان دنوں شدید سردی پڑتی تھی۔ دسمبر تا فروری اور بسا اوقات مارچ میں بھی برفباری ہوجاتی تھی۔ لیکن موسم سرما کی سب سے تکلیف دہ بات شدید دھند ہوا کرتی تھی جس میں اکثر صرف چند فٹ تک نظر آتا تھا۔ 1960ء میں ایک دفعہ میں بازار سے مشن ہاؤس کی طرف آرہا تھا کہ اچانک دھند چھا گئی۔ اور تھوڑی ہی دیر میں بمشکل ایک فٹ سے بھی کم نظر نہیں آتا تھا۔ سردی کی شدت علاوہ تھی۔ میں بے بسی کی حالت میں فٹ پاتھ پر کھڑا ہوگیا۔ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کروں۔ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے کہ اللہ کی مدد حاصل ہو۔ اسی گھبراہٹ میں مَیں نے اپنے قریب آہٹ سنی تو مدد کے لئے درخواست کی۔ ایک انگریز نے میرا ہاتھ پکڑا اور پوچھا کہاں جانا ہے میں نے گھر کا پتہ بتایا۔ وہ کہنے لگے: اکٹھے قدم قدم چلتے ہیں مجھے دھند میں گھر تک پہنچنے کا تجربہ ہے۔ چنانچہ میں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ چلنا شروع کیا اور کچھ دیر بعد گھر پہنچ کر اُن کا دلی شکریہ اور خدا کا شکر کیا۔

1965ء میں لندن کو دھوئیں سے پاک کردیا گیا اور تمام کوئلے چلنے والی فیکٹریوں کو بند کردیا گیا تو دھند ختم ہوئی۔ ان فیکٹریوں کی وجہ سے لندن کی عمارات بھی سیاہ ہوجاتی تھیں چنانچہ پارلیمنٹ ہاؤسز اور بعض عمارات کو صاف کرنے پر کروڑوں پاؤنڈ خرچ ہوئے۔

ان دنوں عیدین کی تقاریب کے بعد مشن کی طرف سے تمام حاضرین کو دوپہر کا کھانا پیش کیا جاتا تھا۔ ساری ساری رات مشن کے تہ خانے میں کھانا تیار کیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں کثرت سے غیراز جماعت جن میں ہندوستانی پاکستانی احباب کے علاوہ ترک اور سائپرس کے لوگ بھی تھے، عید کی نماز مسجد فضل میں ادا کرتے تھے۔ عید کا سارا دن مسجد سے ملحقہ باغ میں گزرتا اور لوگ شام کو چائے کے بعد رخصت ہوتے۔ 1931ء کی عیدالاضحیہ کے موقع پر محمد علی جناح بھی تشریف لائے تھے اور حاضرین سے خطاب کیا تھا۔

ہر پندرہ روز بعد مشن ہاؤس میں میٹنگز کا اہتمام کیا جاتا جن میں مسلم اور غیرمسلم سکالرز خطاب کرتے۔ جب علامہ اقبال اور دیگر ہندوستانی اراکین گول میز کانفرنس لندن میں ہوتے تھے تو وہ بھی ان میٹنگز میں شریک ہوتے۔ ایک مرتبہ انگریز نو احمدی بچی کی قرآن کریم کی تلاوت سن کر علامہ اقبال کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اسے ایک گنی بطور انعام دی۔ 1959ء میں ان مجالس کے روح رواں عبدالعزیز دین صاحب اور حضرت میر عبدالسلام صاحبؓ ہوا کرتے تھے۔ امام مولود خانصاحب دہلی یونیورسٹی کے گریجویٹ اور بہت اچھے مقرر تھے۔

بلال نٹل انگریز نو احمدی تھے۔ نہایت خوش طبع، ملنسار اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ 1926ء میں جب مسجد کا افتتاح ہوا تو انگریزوں کی طرف سے پہلی اذان آپ نے دی تھی۔ حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کا نام بلال اسی لئے رکھا تھا۔ اکثر وہ ویک اینڈ پر مشن ہاؤس میں ہی مقیم ہوجایا کرتے اور مشن کے وسیع باغ کی صفائی کٹائی وغیرہ میں میرا ہاتھ بٹاتے تھے۔ دیسی کھانے بھی بنانے سیکھ لئے تھے۔ بلال نٹل کو حضرت خلیفہ ثانی سے عشق کی حد تک تعلق تھا۔

1959ء میں ایک اور نو احمدی انگریز مسٹر سمرز ہوا کرتے تھے۔ احمدیت کے شیدائی اور حضرت مسیح موعودؑ کے عشق میں سرشار تھے۔ اُن کے سرہانے قرآن کریم اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' موجود رہتی۔ ماہوار چندہ میں نہ صرف انتہائی باقاعدہ تھے بلکہ ان دنوں سب سے زیادہ ماہوار چندہ انہی کا ہوا کرتا تھا۔ طبعاً خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ لمبی نمازیں پڑھتے اور مسجد میں دیر تک ذکرِالٰہی کرتے تھے۔

انگریز نو احمدی مسٹر بانڈ، مسٹر سٹن ادھیڑ عمر کے تھے اور حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب کے زمانہ میں احمدی ہوئے تھے۔ نہایت مخلص تھے۔ مسٹر بانڈ کو باغبانی کا شوق تھا اور مشن ہاؤس کے باغ میں ان کے ہاتھ کے لگے ہوئے بے شمار پھول ہوتے تھے۔

اس زمانہ کا انگلستان آج سے بہت مختلف تھا۔ لوگوں میں اخلاق، دیانت، شرافت اور ہمدردی کا جذبہ کہیں زیادہ تھا۔ دیانت کا یہ عالم تھا کہ صبح منہ اندھیرے دودھ والا گھروں کے آگے دودھ کی بوتلیں رکھ جاتا۔ ہر جمعہ کے دن بوتلوں کے نیچے حساب ہوتا اور اگلی رات مَیں بوتلوں کے نیچے چیک رکھ دیتا۔ مہینوں اُس کی شکل نہیں دیکھتے تھے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ دودھ کوئی لے جائے یا رقم اُڑا لے۔

سودا سلف مفت گھر میں پہنچانے کا انتظام ہوتا تھا۔ اگر فون پر آرڈر دیا جاتا تو رقم بھی دکاندار سامان پہنچا کر وصول کرتا۔ اگر ادائیگی ہوچکی ہوتی تو دکاندار شام کو سامان گھر کے دروازہ کے باہر رکھ دیتا تھا۔

احمدیہ مشن کا ماہوار چندہ (آمد) ان دنوں پچیس تیس پاؤنڈ کے لگ بھگ ہوتا تھا۔ جو کمی رہ جاتی وہ مرکز کے حکم سے مشرقی افریقہ سے آجاتی۔ 61 میلروز روڈ کے تین فلیٹ کرایہ پر تھے اس سے 15 پونڈ ہفتہ وار وصول ہوجاتے تھے۔ اور اس طرح مجموعی ماہوار آمدنی 80 سٹرلنگ پونڈ کے لگ بھگ ہوجاتی تھی۔

مشن ہاؤس سے ملحقہ وسیع باغ کی صفائی کٹائی اور پھلدار درختوں کی نگہداشت عموماً وقارعمل کے ذریعہ ہوتی۔ گرمیوں میں درخت سیبوں اور ناشپاتیوں سے لد جاتے تو اس میں سے پھل ہمسایوں اور احمدیوں میں تقسیم ہوجایا کرتا تھا۔ اور زائد پھل کو مجبوراً زمین میں دبا دیا جاتا تاکہ پھل گل سڑ جانے سے کیڑے مکوڑوں کا خطرہ نہ رہے۔ ان دنوں فریج فریزر نہیں ہوتے تھے۔ بعد میں جدید مشن ہاؤس اور محمود ہال بن جانے کی وجہ سے سارے پھلدار درخت کاٹنے پڑے۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 | Friday November 11 , 2005 | Issue No. 45

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

Sundvollenاور Drammen کی سیر، Ski میوزیم اور Norsk Folke میوزیم کا وزٹ۔ خطبہ جمعہ۔

انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور جماعت احمدیہ ناروے کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور تفصیلی ہدایات۔ واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاسز کا انعقاد۔ تقریب آمین۔ استقبالیہ تقریب میں شمولیت اور خطاب۔ فیملی وانفرادی ملاقاتیں۔ ناروے سے براستہ سویڈن وڈنمارک کیل (جرمنی) کے لئے روانگی۔

(حضور انور کی ناروے میں مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

20ستمبر2005ء بروز منگل:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور، اوسلو میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے نو بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ سیر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان رہائشگاہوں میں بھی تشریف لے گئے جہاں قافلہ کے ممبران ٹھہرے ہوئے تھے۔

Sundvollenاور Drammen کی سیر

آج جماعت احمدیہ ناروے نے سیر کا ایک پروگرام ترتیب دیا تھا۔ اس پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے دس بجے مسجد نور اوسلو سے روانہ ہوئے اور اوسلو سے 45 کلومیٹر دور Sundvollen کے علاقہ میں تشریف لے گئے۔ یہ مقام سطح سمندر سے 250 میٹر بلند ہے۔ اور بنیادی طور پر Gliding Jump کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں سے Tyrifjord (یعنی ایسی جھیل جو سمندر سے جاملتی ہے اس کو Fjord کہتے ہیں) کا نظارہ بہت دلکش ہے۔ بلند پہاڑوں کے دامن میں نیچے گہرائی میں یہ 45 کلومیٹر لمبی جھیل ہے جو مختلف جھیلوں کا مجموعہ ہے اور بالآخر سمندر سے جاملتی ہے۔ اس جھیل کے اندر چھوٹے چھوٹے سرسبز وشاداب جزائر ہیں۔ ان قدرتی جزائر نے جھیل کے حسن کو چار چاند لگادئے ہیں۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور وفد کے ممبران نے اس جگہ کچھ دیر قیام کیا۔ حضور انور نے کچھ دیر کے لئے چہل قدمی فرمائی اور ان مناظر کی تصاویر بھی اتاریں۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے درامن (Drammen) شہر کے قریب ایک پہاڑی سرنگ Spiralen دیکھنے کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے درامن شہر کا فاصلہ 65 کلومیٹر ہے۔ ملک ناروے پہاڑوں کا ملک ہے۔ یہاں سڑکوں کا جال پہاڑوں کو کاٹ کر لمبی لمبی سرنگیں بنا کر بچھایا گیا ہے۔ چند کلومیٹر کے سفر کے بعد کوئی نہ کوئی سرنگ آجاتی ہے۔ یہاں پہاڑوں کو کاٹ کر جو سب سے لمبی سرنگ بنائی گئی ہے اور دورویہ سڑک بنائی گئی ہے اس کی لمبائی 25 کلومیٹر ہے۔ یہ پہاڑوں کے اندر دنیا کی لمبی ترین سرنگ ہے۔

لیکن درامن شہر کے نزدیک پہاڑوں میں جو سرنگ دیکھنے اور بالائی حصہ پر سیر کا جو پروگرام بنایا گیا تھا اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سرنگ سیدھی نہیں ہے بلکہ ایک دائرہ کی شکل میں بل کھاتی ہوئی مسلسل اوپر چڑھتی ہے اور پہاڑ کی چوٹی پر جاکر نکلتی ہے۔ اس کے اندر بھی دورویہ پختہ سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ یہ بھی دنیا میں منفرد اہمیت کی حامل سرنگ ہے۔

پہاڑ کا بالائی حصہ جہاں یہ سرنگ جاکر باہر نکلتی ہے سطح سمندر سے دوصد میٹر بلند ہے۔ یہ سرنگ پہاڑ کے نچلے زمینی حصّہ سے پہاڑ کے بالائی حصہ تک 1650 میٹر لمبی ہے۔ پہاڑ کے اوپر سیرگاہ بنائی گئی ہے جہاں سے Drammen شہر کا نظارہ بہت دیدہ زیب اور دلکش ہے۔ شہر کے وسط میں پہاڑوں کے دامن میں بہتا ہوا دریا بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کچھ دیر قیام فرمایا اور اس خوبصورت علاقے کا نظارہ فرمایا اور تصاویر بھی بنائیں۔

دفاعی نقطہ نگاہ سے اس سرنگ کی چوٹی پر اور اس پہاڑ کا یہ بالائی حصہ نہایت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ اس کی چوٹی پر 1904ء ماڈل کی ایک توپ Chocheril نصب ہے۔ یہ ان بارہ توپوں میں سے ایک ہے جو 1905ء میں اس پہاڑی سلسلہ پر ناروے کے سویڈن سے علیحدہ ہونے کے بعد سویڈن کی طرف سے حملہ کے خطرہ کے پیش نظر نصب کی گئی تھیں۔ آج بھی ہر سال 17 رمئی کو جب ناروے کا قومی دن منایا جاتا ہے تو اس توپ سے گولے داغے جاتے ہیں۔

Drammen شہر اوسلو (Oslo) سے 45 کلومیٹر دور ہے۔ اس شہر کے پہاڑوں میں اس تاریخی اہمیت کی حامل سرنگ Spiralen کا باقاعدہ افتتاح 1961ء میں Drammen شہر کے 150 سالہ جشن کے موقع پر ہوا۔ غیر ملکی سیاح بھی اس سرنگ کو دیکھنے کے لئے بڑے شوق سے آتے ہیں۔ سیاحوں کے لئے یہاں عمدہ قسم سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

یہاں ایک ریسٹورنٹ میں جماعت نے ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں قریباً ایک گھنٹہ قیام کے بعد تین بجے واپس اوسلو کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے چار بجے حضور انور اوسلو پہنچے۔

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ اوسلو کے حلقہ Frogner کے 53 خاندانوں کے 234 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات نو بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد نور اوسلو میں نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

21ستمبر2005ء بروز بدھ:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور، اوسلو میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

Ski Jumpاور Ski Museum کا وزٹ

آج بھی جماعت ناروے نے چند مقامات کے وزٹ کا پروگرام بنایا تھا۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد نور اوسلو سے Hilmenkollen کے لئے روانگی ہوئی۔ یہ ایک Ski Jump ہے جو سطح سمندر سے 450 میٹر بلندی پر واقع ہے۔ یہاں سے اوسلو شہر اور اوسلو جھیل کا خوبصورت منظر نظر آتا ہے۔

جب حضور انور یہاں پہنچے تو Hilmenkollen کے ڈائریکٹر نے حضور انور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا۔ ڈائریکٹر نے یہاں حضور انور کی آمد کو اپنے لئے ایک اعزاز سمجھا اور اس کا برملا اظہار بھی کیا۔ ڈائریکٹر نے ازخود بطور گائیڈ حضور انور کو Ski Museum کا دورہ کروایا۔ اور ساتھ ساتھ میوزیم میں رکھی جانے والی اشیاء کے بارہ میں تفصیلاً بتایا اور معلومات بہم پہنچائیں۔ یہ Ski Museum دنیا کا قدیم ترین Ski میوزیم ہے۔ اس میں چار ہزار سال پرانی Skiing کی تاریخ کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اور وہ قدیم ترین اشیاء رکھی گئی ہیں جو Skiing کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔

اس میوزیم میں Polar Bear (برفانی ریچھ) کی تاریخ بھی محفوظ کی گئی ہے۔ اور اصل برفانی ریچھ Stuff کرکے یہاں رکھے گئے ہیں۔ یہ میوزیم دیکھنے کے بعد حضور انور وہاں پر نصب Simulator کی طرف تشریف لے گئے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ اس کے اندر بیٹھ کر ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انسان خود SKiing کر رہا ہو اور 130 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے انسان بلندی سے نیچے کی طرف جارہا ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قافلہ کے احباب اور بعض مقامی خدام کو دو گروپس میں تقسیم کرکے Simulator میں بیٹھنے کی ہدایت فرمائی۔ Simulator مختلف اطراف میں انتہائی تیزی سے حرکت کرتا ہے اور اندر بیٹھے ہوئے لوگ بھی اسی تیزی سے دائیں بائیں اور اوپر نیچے حرکت کرتے یں۔ باہر ٹی وی سکرین پر اندر کا سارا منظر نظر آرہا ہوتا ہے اور احباب کی حرکات وسکنات اور چہرے پر مختلف آثار نظر آرہے ہوتے ہیں۔ حضور انور اور باہر کھڑے ممبران نے ٹی وی سکرین پر یہ منظر دیکھا اور محظوظ ہوئے۔

یہاں سے آگے روانہ ہوکر حضور انور ایک جھیل پر رُکے۔ یہ جھیل ایک پہاڑی کی چوٹی پر موجود ہے۔ بعدازاں قافلہ آگے روانہ ہوا اور ایک مقام Suria Muria نامی جگہ پر رُکا جہاں حضور انور نے کچھ دیر کے لئے اوسلو کے جنوبی حصہ کا دلفریب منظر مشاہدہ فرمایا۔

Norsk Folke میوزیم کا وزٹ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ناروے کے مشہور میوزیم Norsk Folke Museum کے لئے روانگی ہوئی۔ جب حضور انور اس میوزیم پہنچے تو میوزیم کی انتظامیہ کی ایک آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بطور گائیڈ حضور انور کو میوزیم کے مختلف حصّے دکھائے۔ اس میوزیم کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک Open Air میوزیم ہے۔ اور یورپ کا سب سے بڑا اور دنیا کا سب سے پرانا Open Air میوزیم ہے۔ یہ میوزیم پانچ سو سال پرانے نارویجین بود وباش کی عکاسی کرتا ہے۔ اس میں پندرھویں صدی سے لے کر موجودہ صدی تک کے مختلف گھر، دوکانیں وغیرہ رکھی گئی ہیں۔ یہ تمام گھر وغیرہ لکڑی کے بنے ہوئے ہیں۔ ایسے گھروں کی تعداد جو اس میوزیم میں رکھے

باقی صفحہ نمبر 10 پرملاحظہ فرمائیں